معاشرتی علوم

ضلع ملتان

تیسری جماعت کے لیے

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ۔ لاہور

جُملہ حقُوق بحقّ پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ لاہور، محفُوظ ہیں

تیّار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ لاہور
بطور سول ٹیکسٹ بُک برائے مدارس ضِلع مُلتان
قومی کمیٹی برائے جائزہ کُتب کی تصحیح کردہ

مصنّفین

- ڈاکٹر مِس فیروزہ یاسمین
- ڈاکٹر مِس مَریم۔ کے۔ الٰہی
- مِس نُزہت منصُور
- صاحبزادہ عبدالرّسُول
- علی شَبّر کاظمی
- مقبُول انور داؤدی
- بشیر الدّین ملک

مُدیر :

- بشیر الدّین ملک

نِگران :

- حِفصہ جاوید
- سبط حسن
- آرٹ ورک : اسلم کھوکھر
- شاہ نواز
- خطّاط : منیر احمد انیس

ناشر : مقبُول اکیڈمی ، چوک انارکلی ، لاہور
طابع : ملک مقبول احمد
مطبع : شاہ اینڈ سنز پرنٹرز ، چیٹرجی روڈ ، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرا نام _____ ہے۔

میں تیسری جماعت میں ہوں۔

یہ میری مُعاشرتی عُلوم کی کِتاب ہے۔

نمبر شمار	عُنوان	صفحہ
1	ہمارا وطن	2
2	ہمارا ضِلع (حدُود اربعہ، سطح، دریا)	5
3	تاریخ ضِلع مُلتان	8
4	مَوسم اور آب و ہوا	11
5	لوگ	15
6	مَردُم شماری	17
7	پیشے	19
8	آب پاشی	25
9	ہمارے دَرخت	29
10	ہماری فصلیں	33
11	پالتُو جانور	39
12	کارخانے اور دستکاریاں	43
13	ذرائع آمدورفت	47
14	خبریں پُہنچانے کے وَسائل	52
15	ضِلعے کا انتظام	57
16	رفاہی ادارے	62
17	حضرت آدم علیہ السّلام	68
18	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	70
19	حضرت عیسٰی علیہ السّلام	74
20	ہمارے پیارے نبی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم	76
21	ہمارے ضلعے کی اہم شخصیت	80

Curriculum Development & Text Book Production Bureau
Islamabad
169
LIBRARY

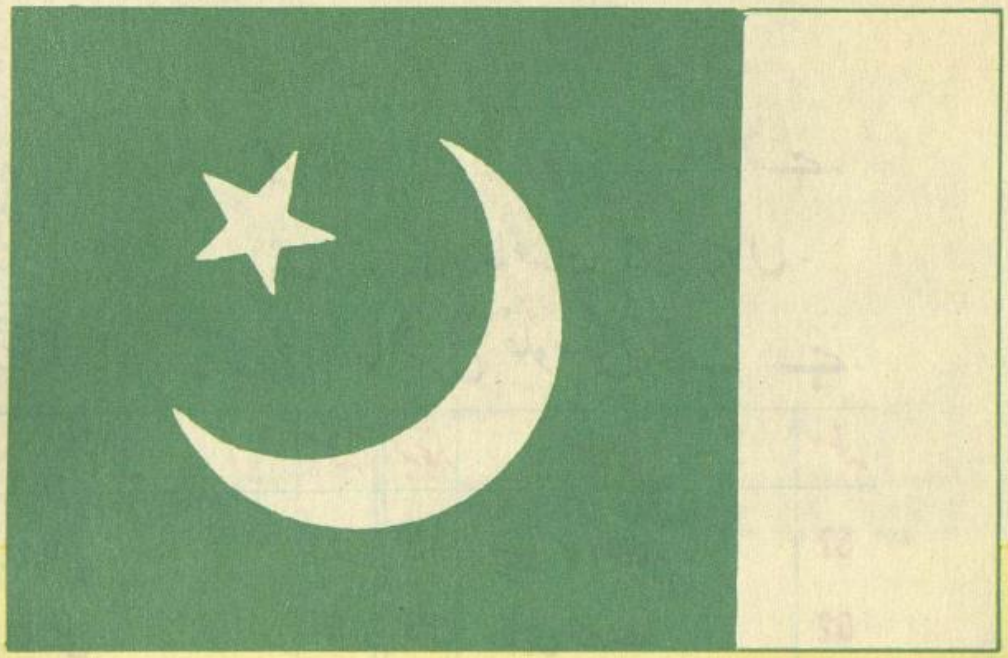

ہمارا وطن

پاکستان ہمارا وطن ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو بنا۔ اِس کے بانی قائدِ اعظم محمّد علی جناحؒ تھے۔ ہم نے اِسے بڑی کوششوں کے بعد حاصل کیا ہے، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اپنی جانیں بھی قُربان کیں۔

پاکستان کو حاصل کرنے کا مَقصد یہ تھا کہ ہم ایک آزاد علاقے میں رہیں۔ ہم پُوری آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسُول حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہُوئے اصُولوں پر زندگی گزار سکیں۔

ہمارا قومی پرچم ہمیں اپنی جان سے بھی پیارا ہے۔ اِس میں دو رنگ ہیں، سبز اور سفید۔ سبز رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں بسنے والے زیادہ لوگ مُسلمان ہیں۔ سفید رنگ کا مَطلب ہے کہ یہاں دُوسرے مذہبوں کے لوگ بھی پُوری آزادی کے ساتھ رہتے ہیں۔ سبز حِصّے پر چاند ستارا ہماری عظیم روایات اور روشن مُستقبل کو ظاہر کرتا ہے۔

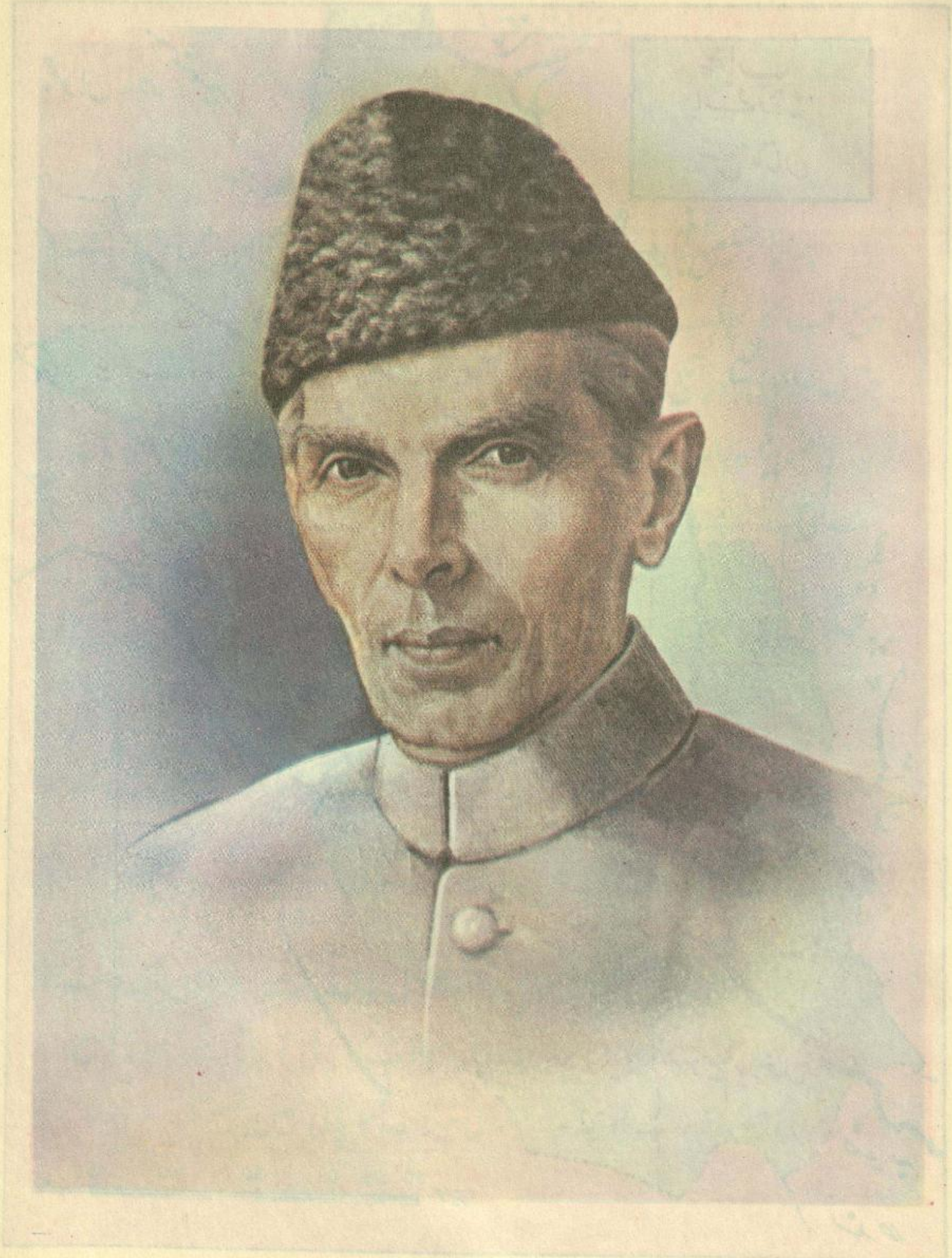

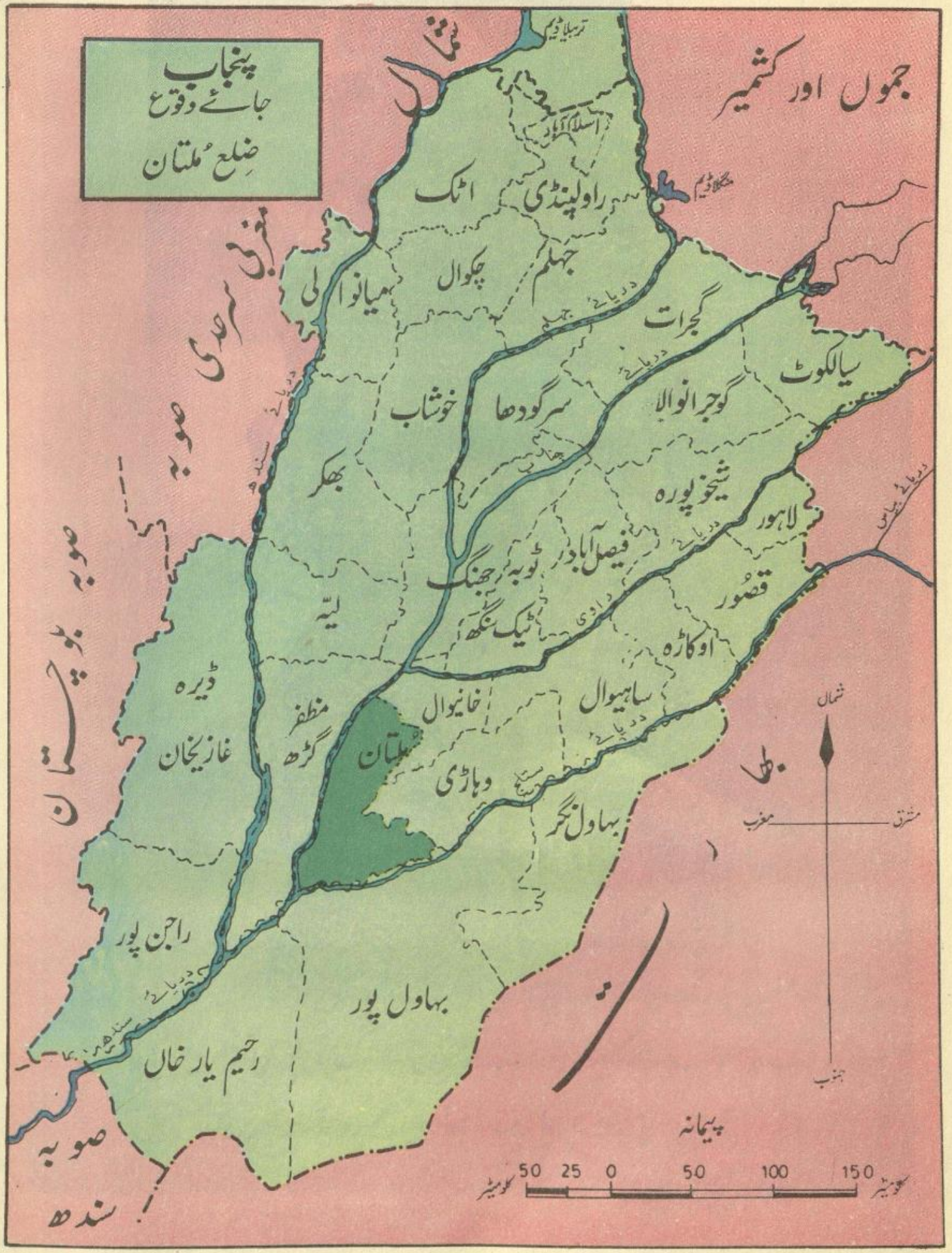
پنجاب
جائے وقوع
ضلع ملتان
جموں اور کشمیر
تربیلا ڈیم
اسلام آباد
منگلا ڈیم
راولپنڈی
اٹک
جہلم
چکوال
میانوالی
گجرات
سیالکوٹ
گوجرانوالا
سرگودھا
خوشاب
بھکر
شیخوپورہ
لاہور
فیصل آباد
ٹوبہ ٹیک سنگھ
جھنگ
لیہ
قصور
اوکاڑہ
ساہیوال
خانیوال
ڈیرہ غازیخان
مظفر گڑھ
ملتان
وہاڑی
بہاول نگر
راجن پور
بہاول پور
رحیم یار خاں
صوبہ سرحد
صوبہ بلوچستان
صوبہ سندھ
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
پیمانہ
50 25 0 50 100 150
کلومیٹر
کلومیٹر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہمارا ضلع

ہمارا ضِلع مُلتان، پیارے وطن پاکِستان کے صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔ پنج آب کا مطلب ہے پانچ دریاؤں کی سَرزمین یعنی دریائے سِندھ، جہلم، چناب، راوی اور ستلج۔ پنجاب کا زیادہ تر حِصّہ میدانی ہے۔

صُوبہ پنجاب کے کُل 29 اضلاع ہیں۔ ہمارا ضِلع مُلتان اُن میں سے ایک ہے۔

حدُود اربعہ

ہمارے ضِلع کے شمال میں ضِلع خانیوال اور مشرق میں ضِلع وہاڑی واقع ہے۔

جنوُب میں دریائے ستلج بَہتا ہے۔ دَریا کے پار بہاول پور کا ضِلع واقع ہے۔ مغرب میں دریائے چناب، ضِلعے کی سرحد کے ساتھ بَہتا ہے جِس کے پار ضِلع مظفر گڑھ واقع ہے۔

سطح

ہمارا ضِلع کم ڈھلان والا میدانی علاقہ ہے۔ اِس کی ڈھلان شمال مشرق سے جنوُب مغرب کی طرف ہے۔ دریاؤں کے قریب کا علاقہ کچُھ نِیچا ہے۔ یہاں بَرسات میں سَیلاب کا پانی آجاتا ہے۔ البتّہ ضِلع کا درمیانی حِصّہ قدرے اُونچا ہے جہاں سَیلاب کا پانی نہیں پُہنچتا۔

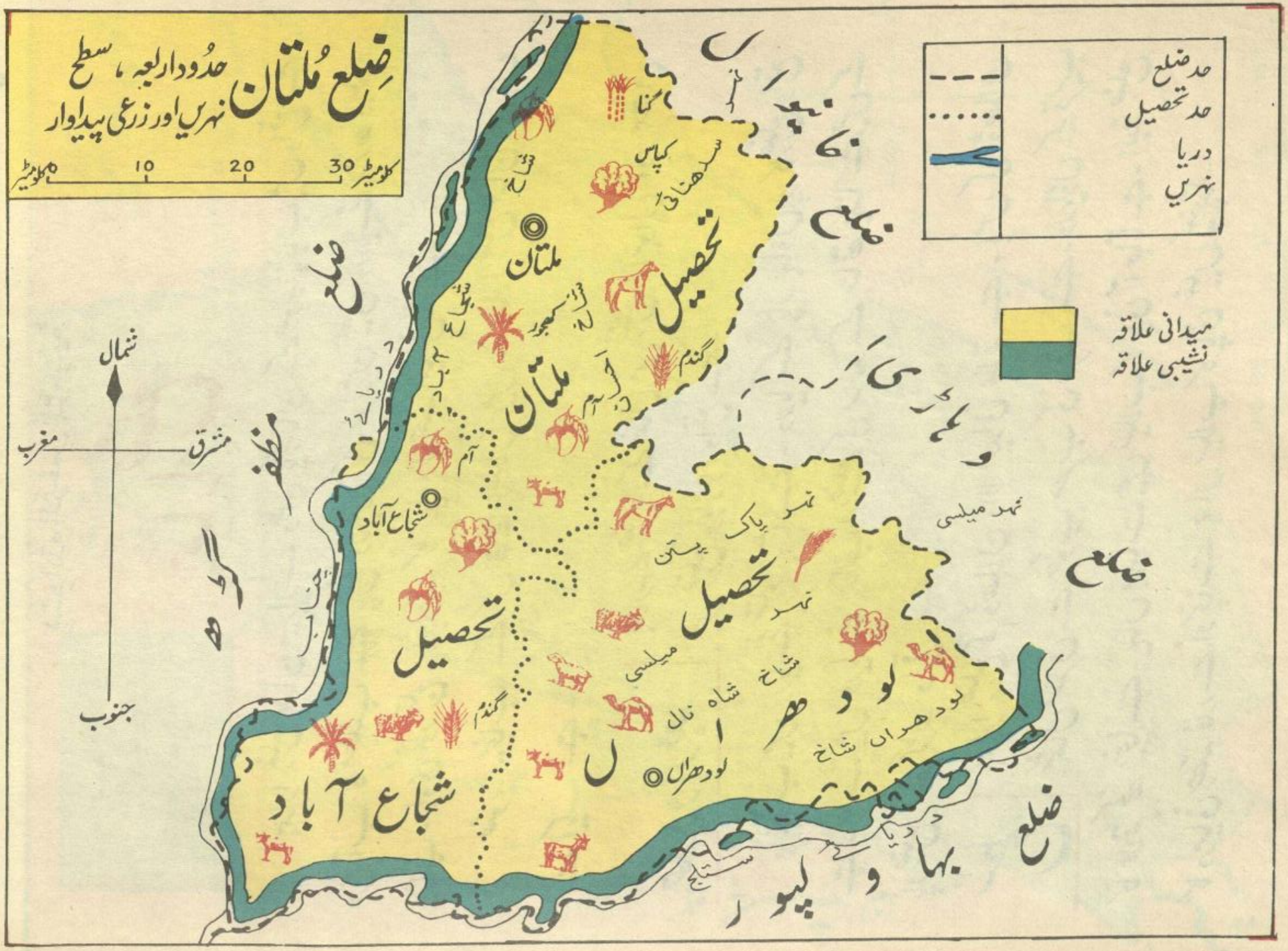
ضلع ملتان
حدود اربعہ، سطح
نہریں اور زرعی پیداوار
کلومیٹر 30 20 10 0 کلومیٹر
حد ضلع
حد تحصیل
دریا
نہریں
میدانی علاقہ
نشیبی علاقہ
شمال
مغرب
مشرق
جنوب
ملتان
تحصیل
ملتان
شجاع آباد
تحصیل
شجاع آباد
تحصیل
لودھراں
لودھراں
ضلع
ضلع
ضلع
ضلع
گنا
کپاس
کھجور
گندم
آم
گندم
نہر
نہر میلسی
نہر پاک
ستلج
دریا

دریا

دو بڑے دریا ضلعے کی حدیں بناتے ہیں۔ دریائے چناب اِس ضلعے کی مغربی حد کے ساتھ ساتھ شمال سے جنُوب کو بہتا ہے۔ یہاں اِس کا پاٹ بہت چوڑا ہے۔ جنُوب میں دریائے ستلج بہتا ہے۔

یہ دونوں دریا جمّوں و کشمیر کے برفانی علاقوں سے نکلتے ہیں۔ برسات کے مَوسم میں یہ دریا بہُت بھر جاتے ہیں۔ کبھی کبھی اِتنا زیادہ پانی آ جاتا ہے کہ کناروں سے نِکل کر آس پاس کے علاقوں میں پھیل جاتا ہے، جِس سے فصلوں اور بستیوں کو نقصان پُہنچتا ہے۔ اِن دریاؤں پر بند باندھ کر بہُت سی نہریں نکالی گئی ہیں، جِن کے پانی سے کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 ۔ ہمارا ضِلع کون سے صُوبے میں واقع ہے ؟

2 ۔ ضِلعے کا حدُود اربعہ لِکھیں ؟

3 ۔ ضِلعے کی سطح کیسی ہے ؟

4 ۔ ہمارے ضِلعے کی حدوں کے ساتھ ساتھ کون سے دریا بہتے ہیں ؟

تاریخِ ضلع مُلتان

مُلتان ایک بَہُت پُرانا شہر ہے۔ مُسلمانوں کی آمد سے پہلے مُلتان پر سِندھ کے ہندُو راجا داہر کی حکُومت تھی۔ وُہ اپنی رعایا پر بَہُت ظُلم کرتا تھا۔ اُس کے آدمیوں نے مُسلمان تاجروں کے جہاز کو لُوٹ لیا اور عورتوں اور بچّوں کو قیدی بنا لیا۔ مُسلمانوں کے خلیفہ کے کہنے پر بھی راجا داہر نے نہ عورتوں اور بچّوں کو رہا کیا اور نہ ہی سامان واپس کِیا۔

اِس پر مُسلمانوں کے خلیفہ نے مُحمّد بِن قاسم کو فوج دے کر بھیجا۔ مُحمّد بِن قاسم کی عُمر اُس وقت سترہ سال تھی، لیکن وہ بَہُت بہادر اور سمجھ دار تھا۔ اُس نے راجا داہر کو شکست دی اور ہمارے

ضلعے کو بھی اُس کے ظُلم و سِتم سے نجات دلائی۔ اُس وقت سے مُلتان اِسلام کا مرکز ہے۔ اِس کے بعد ایک اور مُسلمان بادشاہ سُلطان محمُود غزنوی آیا۔ اُس نے ہِندُو راجاؤں کو شکست دے کر پنجاب کو آزاد کرایا۔ اِس طرح مُلتان بھی اُس کی حکُومت میں شامل ہو گیا۔

اِس کے بعد کئی اور مُسلمان بادشاہوں نے اِس علاقے پر حکُومت کی۔ مُسلمانوں کے آخری بادشاہ مُغل خاندان سے تعلّق رکھتے تھے۔ مُسلمانوں کے دورِ حکُومت میں مُلتان نے بَہُت ترقّی کی۔

مُغلوں کی حکُومت کمزور ہُوئی تو افغانِستان کے بادشاہ احمد شاہ ابدالی نے اس علاقے پر حملے شروع کر دیے۔ آخر اُس نے مُلتان کا علاقہ اپنی حکُومت میں شامل کر لیا۔ افغانِستان کے بادشاہ نے نوّاب مظفّر خان کو مُلتان کا گورنر مقرّر کیا۔ اُس نے یہاں چالیس سال تک حکُومت کی۔

اُس زمانے میں راجا رنجیت سِنگھ نے اِس علاقے پر بار بار حملے کیے۔ نوّاب مظفّر خان نے ڈَٹ کر مقابلہ کیا اور ہر بار اسے شکست دی، مگر وُہ اکیلا کب تک مقابلہ کرتا۔ دُوسرے مُسلمان حاکم اس کی مدد نہیں کرتے تھے۔ آخر مُلتان پر رنجیت سِنگھ کا قبضہ ہو گیا۔

رنجیت سِنگھ کی وفات کے بعد انگریزوں نے سِکّھوں کو شکست دے کر اِس علاقے پر قبضہ کر لیا۔

مُسلمان انگریزوں کی حکومت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اِس لیے ضلع مُلتان کے مُسلمانوں نے بھی دُوسرے مُسلمان بھائیوں سے مِل کر انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اُنھوں نے قائدِ اعظم کا ساتھ دیا۔ انگریزوں کو اِس علاقے سے جانا پڑا اور مُسلمانوں کا الگ مُلک پاکِستان بن گیا۔ اب پاکِستان میں سب ہنسی خوشی زندگی گزار رہے ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1۔ مُسلمانوں کی آمد سے پہلے مُلتان پر کِس کی حکومت تھی ؟

2۔ راجا داہر کو کِس نے شکست دی ؟

3۔ مُسلمانوں کے آخری بادشاہ کِس خاندان سے تعلّق رکھتے تھے ؟

4۔ مسلمانوں نے الگ مُلک پاکِستان کیوں بنایا ؟

موسم اور آب و ہوا

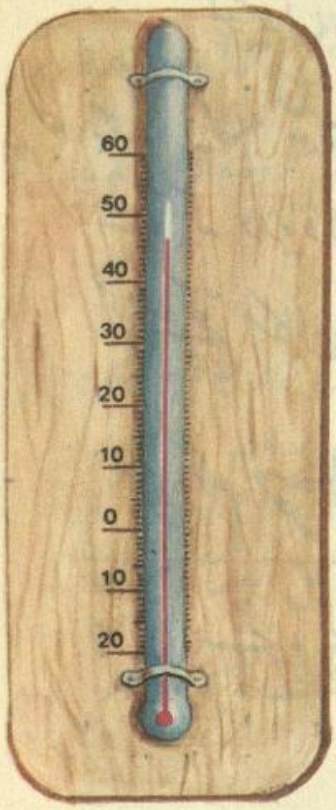

ہمارے ہاں کبھی گرمی پڑتی ہے اور کبھی سَردی۔ کئی مہینے ایسے بھی آتے ہیں جب نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ زیادہ سَردی۔ اِن بدلتے ہُوئے مَوسموں کی سارے سال کی حالت کو آب و ہَوا کہتے ہیں۔ اِس لحاظ سے ہمارے ضِلعے کے چار موسم ہیں۔

مَوسمِ گرما

ہمارے ضِلعے میں گرمیوں کا مَوسم بَہُت لمبا ہوتا ہے۔ اپریل میں گرمی شروع ہو جاتی ہے اور اکتوبر تک گرمی ہی رہتی ہے۔ سکول سے آتے وقت کچھ بچّے تو دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں تاکہ تھوڑی دُور سائے میں چل سکیں، لیکن دوپہر کے وقت سایہ بھی تو بَہُت چھوٹا ہوتا ہے۔ سُورج ڈھلے گا تو سائے بھی لمبے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ گھر پُہنچتے پُہنچتے بچّوں کے کپڑے پسینے سے بھیگ جاتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ ذرا تھرما میٹر کی طرف تو دیکھیں، درجہ حرارت 45 سینٹی گریڈ تک پُہنچ گیا ہے۔

یہ گرمیوں کے دن بھی کتنے لمبے ہوتے ہیں۔ ختم ہونے کو نہیں

آتے۔ راتیں اِتنی چھوٹی ہوتی ہیں کہ اِدھر آنکھ لگی ، اُدھر فجر کی اذان سُنائی دینے لگی۔

گرمیوں کے موسم میں جولائی اور اگست کے مہینوں میں کچھ بارشیں ہوتی ہیں، لیکن کوئی سال ایسا بھی آتا ہے جب بارش اِتنی زیادہ ہوتی ہے کہ دریاؤں میں سَیلاب آ جاتے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور کئی کچّے مکان گر جاتے ہیں۔

مَوسمِ خزاں

گرمی کی شِدّت اکتوبر کے مہینے میں کم ہو جاتی ہے۔ اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ زیادہ سردی۔

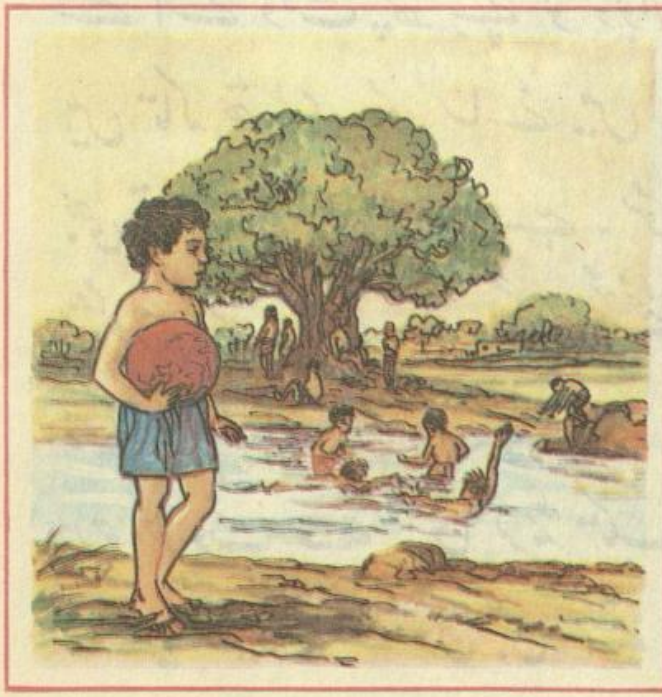

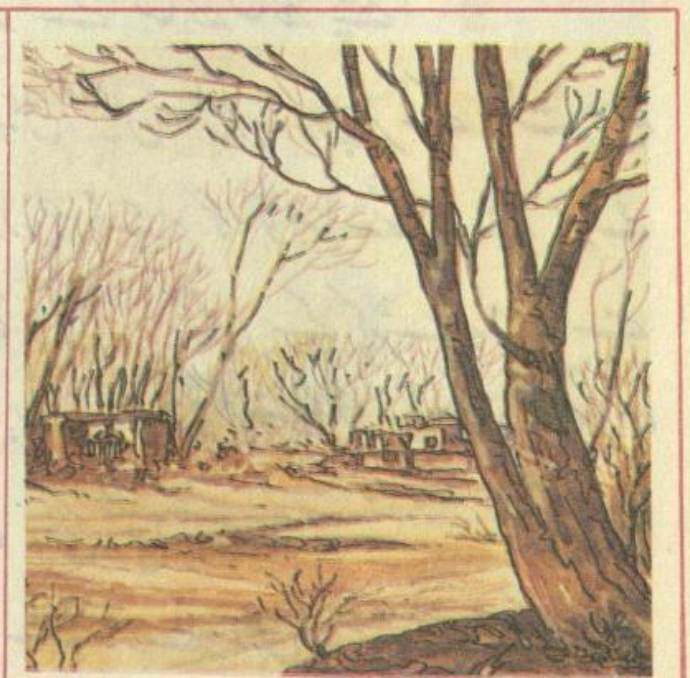

مَوسمِ سَرما

دسمبر کا مہینا آتا ہے تو سردی ساتھ لاتا ہے۔ دن کے وقت دُھوپ میں بیٹھنے کا بَہُت مزا آتا ہے۔

دسمبر کے آخر اور جنوری کے شروع میں ہلکی ہلکی بارش ہوتی ہے، جو گندم کی فصل کے لیے بَہُت مفید ہوتی ہے۔ کِسان اسے سونے کی بُوند کہتے ہیں۔

مَوسمِ بہار

فروری کے آخر میں مَوسم بدلنا شرُوع ہو جاتا ہے۔ درخت نئے پتّے اور ٹہنیاں نکالتے ہیں اور دِنوں میں ہَرے بھَرے ہو جاتے ہیں۔ یہ بہار کا موسم بھی کیسا سُہانا ہوتا ہے! نہ زیادہ گرمی ہے، نہ زیادہ سَردی۔ پھُول کِھلتے ہیں اور باغوں میں خوُب رونق ہوتی ہے۔

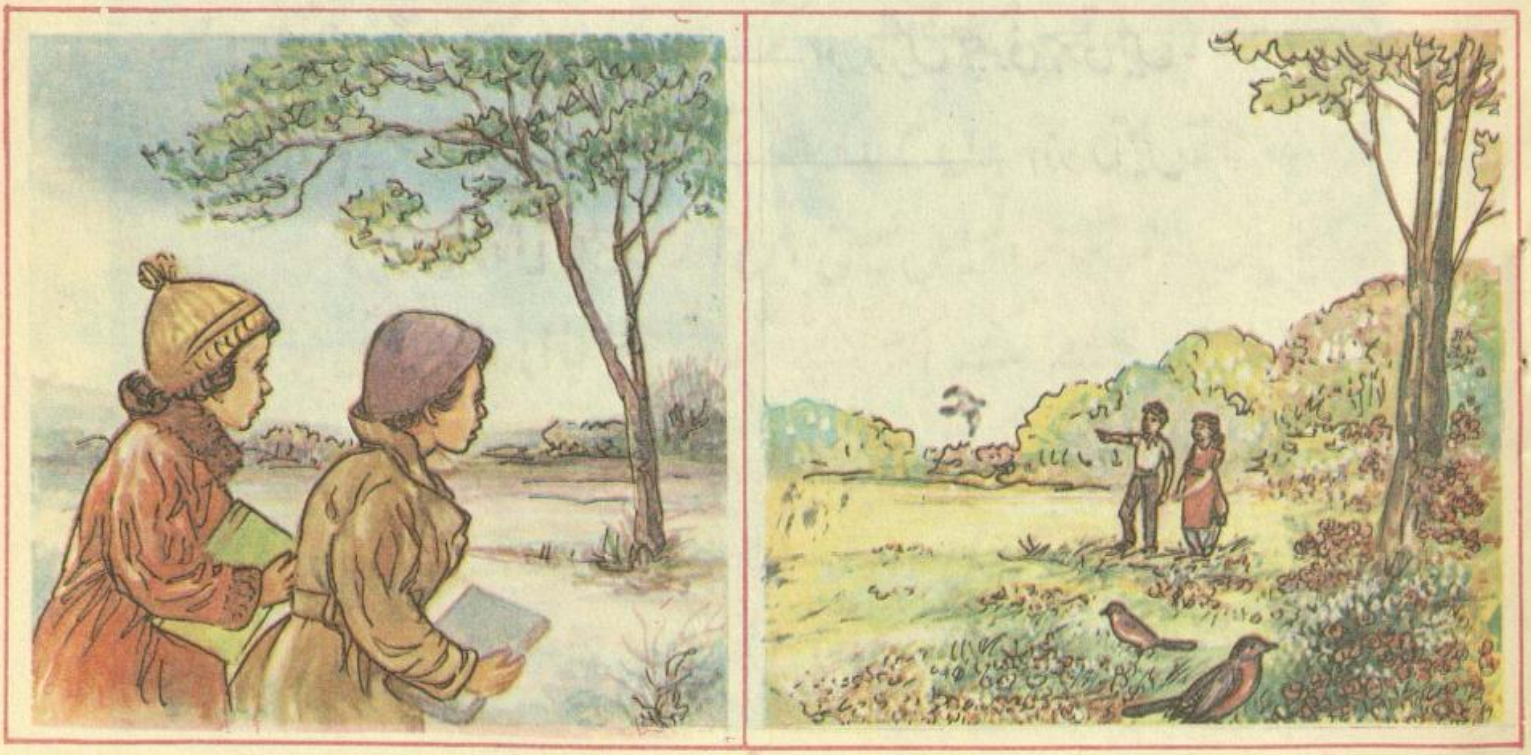

سوالات

1 - ہمارے ضلعے میں کتنے موسم آتے ہیں - ان کے نام بتائیں ؟

خالی جگہ کو پُر کریں :

(i) - موسم بہار میں باغوں میں _____ کھلتے ہیں -

(ii) - موسم خزاں میں _____ جھڑ جاتے ہیں -

(iii) - برسات میں بہت _____ ہوتی ہے -

(iv) - گرمیوں میں درجہ حرارت _____ تک پہنچ جاتا ہے -

(v) - گرمیوں میں دن _____ اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں -

(vi) - سردیوں میں دن _____ اور راتیں لمبی ہوتی ہیں -

لوگ

ہمارے ضلعے کے لوگ بہت محنتی ہیں۔ زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ کچھ کارخانوں میں بھی کام کرتے ہیں۔ زیادہ لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔ مرد اکثر قمیص، کرتا اور شلوار پہنتے ہیں۔ بعض تہمد بھی باندھتے ہیں۔ شہروں میں کوٹ پتلون پہننے کا عام رواج ہے۔ عورتیں زیادہ تر شلوار، قمیص پہنتی ہیں اور دوپٹا اوڑھتی ہیں۔

ہمارے ضلعے کے اکثر بچے گھر میں پنجابی اور سرائیکی بولتے ہیں۔ اُردو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اُردو ہماری قومی زبان ہے۔ عام طور پر بچوں کی رنگت گندمی اور قد لمبا ہوتا ہے۔ اکثر بچے تندرست نظر آتے ہیں۔ لڑکے عام طور پر کرتا یا قمیص اور شلوار پہنتے ہیں۔ لڑکیاں

قمیص اور شلوار پہنتی ہیں اور دوپٹّا اوڑھتی ہیں۔

روٹی، گوشت، دال اور ترکاری عام غذا ہے۔ کچّی سبزیاں مثلاً ٹماٹر، مُولی، گاجر، کھیرا، ککڑی وغیرہ بھی پسند کی جاتی ہیں۔ یہ چیزیں کھانے سے جسم میں طاقت آتی ہے۔ دیہات کے لوگوں کو کھیلوں میں گُلّی ڈنڈا، کبڈی اور کُشتی زیادہ پسند ہیں۔ شہروں میں بچّے ہاکی اور کرکٹ شوق سے کھیلتے ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1۔ ہمارے ضلعے کے بچّے کیسے کپڑے پہنتے ہیں ؟

2۔ بچّے اپنی غذا میں کیا کیا چیز کھاتے ہیں ؟

3۔ بچّوں کو کون کون سے کھیل پسند ہیں ؟

مَردُم شُماری

ہر دس سال کے بعد محکمہ مَردُم شُماری آبادی کے بڑھنے یا گھٹنے کا حساب لگاتا ہے۔ اِس محکمے کے مقرّر کردہ آدمی گھر گھر جا کر ایک فارم پُر کرواتے ہیں، تاکہ معلُوم ہو جائے کہ اِس گھر میں کِتنے لوگ رہتے ہیں۔ یہ بھی حساب لگایا جاتا ہے کہ اِن میں بچّے کِتنے ہیں، جوان کِتنے ہیں اور بُوڑھے کِتنے ہیں۔ یہ بھی معلُوم کرتے ہیں کہ کِتنے پڑھے ہُوئے ہیں اور کِتنے اَن پڑھ۔

جب یہ فارم جمع ہو جاتے ہیں تو ان میں درج کی ہُوئی تعداد کو گِن لیا جاتا ہے۔ اِس طرح معلُوم ہو جاتا ہے کہ ایک شہر کی آبادی کِتنی ہے۔ اِسی طرح پُورے مُلک کی آبادی کا پتا لگایا جاتا ہے۔ ہمارے ضِلعے کی آبادی قریباً 27 لاکھ ہے۔ پچھلے دس سال میں آبادی میں اضافے کی رفتار بہُت زیادہ ہے۔

جب آبادی بڑھتی ہے تو کھانے پینے اور استعمال کرنے کی دیگر چیزوں کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہر انسان زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری چیزیں آسانی سے حاصل کر سکے جن میں غذا، لباس، تعلیم، علاج اور رہائش شامل ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1۔ کتنے سالوں کے بعد محکمۂ مردم شماری آبادی کے بڑھنے یا گھٹنے کا حساب کرتا ہے ؟

2۔ جب آبادی بڑھتی ہے تو کیا مشکلات پیش آتی ہیں ؟

خالی جگہ پُر کریں :

(i)۔ ہمارے ضلعے کی آبادی _____ ہے۔

(ii)۔ محکمہ مردم شماری کے آدمی گھر گھر جا کر _____ پُر کرواتے ہیں۔

(iii)۔ جب فارم جمع ہو جاتے ہیں تو درج کی ہوئی _____ کو گن لیا جاتا ہے۔

پیشے

آپ صُبح صاف کپڑے پہن کر سکُول جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں ۔ ناشتا کرتے ہیں ۔ پیدل ، سائیکل پر یا بس میں سکُول جاتے ہیں۔ سکُول میں آپ کو کتابوں ، کاپیوں اور پنسلوں کی ضرُورت ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اِن سب ضرُورتوں کو پُورا کرنے کے لیے روپے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اِسی لیے آپ کے اَبّا اور اَمّی کام کرتے ہیں ۔ آپ دُوسری جماعت میں پڑھ چُکے ہیں کہ موچی جُوتا تیار کرتا ہے ، حجام بال ٹھیک کرتا ہے ، درزی کپڑے سیتا ہے ، ترکھان اور مستری مکان بناتے ہیں ۔ اِن کے علاوہ بھی ہمارے ضلعے میں لوگ کئی کام کرتے ہیں ۔ بعض دفتر میں ملازم ہیں ، بعض کارخانے میں اور بعض کھیتی باڑی کر کے ہم سب کے لیے اناج اُگاتے ہیں۔ بعض لوگ جانور پالتے ہیں تاکہ ہمیں گوشت ، دُودھ اور اُون وغیرہ مل سکے ۔

اِن سب کاموں کو پیشے کہتے ہیں ۔ آؤ دیکھیں کہ ہمارے ضلعے کے خاص خاص پیشے کیا ہیں :-

کھیتی باڑی

رخشندہ تیسری جماعت میں پڑھتی ہے ۔ وُہ اپنی نانی امّاں کے پاس شہر میں رہتی ہے ۔ اُس کے والد

گاؤں میں رہتے ہیں ۔ اُن کے پاس کچھ زمین ہے جس میں وُہ کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔

رخشندہ سردیوں کی چھٹیوں میں گاؤں آئی تو اسے ہرے بھرے کھیت بہُت اچھّے لگے ۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کے والد اور بھائی بہُت محنت کرتے ہیں ۔ صُبح سویرے ہل جوتتے ہیں اور کئی گھنٹے ہل چلاتے رہتے ہیں ۔ تھوڑی سی زمین سے بہُت سے گیہوں اور دالیں اُگا لیتے ہیں ۔ سبزیاں بھی کاشت کرتے ہیں ۔ اُس کے بھائی صُبح سویرے مُولی ، گاجر ، شلجم اور گوبھی ریڑھے پر لاد کر منڈی لے جاتے ہیں ۔ منڈی سے یہ سبزیاں دکان دار خرید لیتے ہیں ۔

کھیتوں میں سب مِل کر کام کرتے ہیں ۔ کوئی گوڈی کرتا ہے ، کوئی کھیتوں کو پانی دیتا ہے اور کوئی جانوروں کے لیے چارا کاٹتا ہے ۔

رَخشندہ کے گھر میں دو بھینسیں ہیں ۔ دونوں بہُت دُودھ دیتی ہیں ۔ اَمّی دیگچہ بھر کر دُودھ اُبالتی ہیں ۔ ذرا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو ایک ایک گلاس سَب کو پینے کے لیے دیتی ہیں ۔ رَخشندہ خُوش ہو کر دُودھ پیتی ہے ۔ اُسے سکُول میں بتایا گیا ہے کہ دُودھ پینے سے صِحّت اچھّی ہوتی ہے ۔

رَخشندہ کے ہاں بھیڑیں بھی ہیں ۔ بھیڑیں دن بھَر گھاس چَرتی ہیں اور بچّے اُن کے پیچھے بھاگتے ہیں ۔ رَخشندہ بھی ان سے خُوب کھیلتی ہے ۔ بھیڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے آدمی نے بتایا کہ جب بھیڑوں کے جِسموں پر اُون لمبی اور گھنی ہو جاتی ہے تو کاٹ کر بیچ دی جاتی ہے ۔ کارخانوں میں اُون سے گرم کپڑا بنتا ہے ۔

دفتری مُلازمت

قاسم کے بھائی دفتر میں کام کرتے ہیں ۔ اُن کا دفتر بینک کہلاتا ہے ۔ وُہ صُبح سویرے جاتے ہیں اور شام کو دیر سے واپس آتے ہیں ۔ امّی

کہتی ہیں کہ بینک میں بہت کام ہوتا ہے۔ روزانہ بینک میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ کوئی رُوپے جمع کرواتا ہے، کوئی رُوپے نکلواتا ہے۔

قاسم کے بھائی کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ کام کرتے ہیں۔ کوئی لوگوں کو پیسے ادا کرتا ہے، کوئی پیسے وصول کرتا ہے۔ اِس لین دین کا حساب ایک آدمی رجسٹر میں درج کرتا ہے۔

بینک کے بڑے دروازے پر ایک بندوق والا چوکیدار بیٹھا رہتا ہے۔ وُہ بینک کی حفاظت کرتا ہے۔

بینک کے مینیجر سب کے کام کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور قاسم کے بھائی کو خط لکھوا دیتے ہیں جسے وُہ ٹائپ کر دیتے ہیں۔ وُہ خط دُور دُور دفتروں میں جاتے ہیں، اِس لیے قاسم کے بھائی ان خطوں کو بہت احتیاط سے ٹائپ کرتے ہیں۔

دفتر کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک دفتر میں علیحدہ علیحدہ قِسم کا کام ہوتا ہے۔

دُکانداری

آج عُثمان بہت خُوش ہے۔ وُہ اپنی اَمّی اور اَبّا کے ساتھ بازار

آیا ہے۔ وُہ سَب عِید کے لیے نئے کپڑے اور جُوتے خریدیں گے۔ بازار میں بَہُت سی دُکانیں ہیں۔ لوگ بھی بَہُت ہیں۔ عُثمان کو مِٹھائی اور پھَل کی دُکانیں بَہُت اچھّی لگیں۔ اُس کا جی چاہا کِہ اُنھیں دیکھتا ہی رہے۔ پاس ہی ایک غُباروں والا ہے۔ اُس کے رنگ رنگ کے غُبارے چھَت سے بھی اُونچے ہیں۔

ابھی عُثمان یہ دیکھ ہی رہا تھا کِہ اُس کی اُمّی اُنگلی پکڑ کر اُسے کپڑوں کی ایک دُکان پر لے گئیں۔ دُکان دار نے اُسے بَہُت سے رنگوں کے کپڑے دکھائے۔ عُثمان نے اپنے لیے گُلابی رنگ کا کپڑا پسند کیا۔ اُنھوں نے ساتھ والی دکان سے براؤن جُوتے بھی خریدے۔

عُثمان کے اَبّا عُثمان کو پھَل کی ایک دُکان پر بھی لے گئے۔ وہاں سے اُس نے مالٹے خریدے۔ عُثمان کے اَبّا نے اُسے مِٹھائی کا ایک ڈِبّا بھی لے دِیا۔ عُثمان نے سوچا کِہ وُہ ڈِبّے کو افطار کے وقت کھولے گا، تب اَمّی اور اَبّا بھی کھا سکیں گے۔ بازار سے نِکلتے وقت عُثمان نے کہانیوں کی ایک کتاب بھی خریدی۔

کارخانوں کی مزدُوری

اسلم کے اَبّا ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ اِس کارخانے

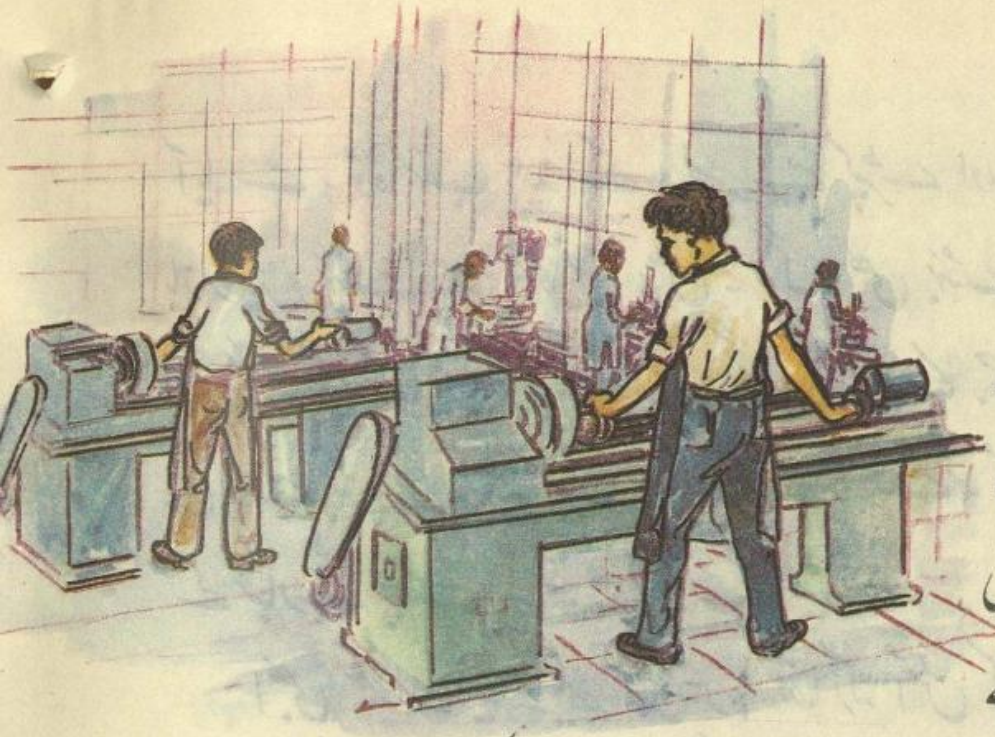

میں کھاد تیّار ہوتی ہے۔

کام صُبح آٹھ بجے سے پانچ بجے شام تک ہوتا ہے۔ دوپہر بارہ بجے کھانے کی چھُٹّی ہوتی ہے۔ ہر پندرہ دن کے بعد کام کرنے والوں کو اُجرت مِلتی ہے۔ مزدُوروں کی سہُولت کے لیے وہاں ایک دکان بھی ہے اور ایک ہسپتال بھی۔

سوالات

1۔ پیشے سے کیا مُراد ہے ؟

2۔ پیشے کِتنی قِسم کے ہوتے ہیں ؟

خالی جگہ پُر کریں :

(i)۔ کھیتوں میں سب مِل کر کام کرتے ہیں کوئی _____ کرتا ہے۔ کوئی کھیتوں کو پانی دیتا ہے۔ کوئی جانوروں کے لیے _____ کاٹتا ہے۔

آب پاشی

نہ بھئی ! ایسا نہ کرو۔ پانی پی چکے ہو تو ٹونٹی بند کر دو۔ اِس طرح پانی بھی ضائع ہو رہا ہے اور تم دونوں کے کپڑوں پر گندے چھینٹے بھی پڑ رہے ہیں۔ اگر اِسی طرح پانی ضائع ہوتا رہا تو ہمیں پانی کم ملے گا۔ نہانے اور کپڑے دھونے میں دِقّت ہو گی۔ ہمارے پیارے نبیؐ کا فرمان ہے کہ پانی کو ضائع نہ کرو۔ حتّٰی کہ وضُو کے لیے بھی اِتنا ہی پانی استعمال کریں جتنے پانی کی ضرورت ہو۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں پانی کی نعمت دو طرح سے عطا کی ہے۔ ایک بارش کے ذریعے اور دُوسرے اُن ذخیروں سے جو زمین کے اندر موجُود ہیں۔ ہمارے ضلعے میں بارش کم ہوتی ہے صِرف دریاؤں کا پانی کھیتی باڑی کے لیے کافی نہیں، اِس لیے کنوئیں کھود کر سطح زمین کے نیچے سے پانی حاصل کیا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی فصلیں کاشت کر سکیں۔

نہریں

ہمارے ضلعے کے ایک طرف دریائے چناب اور دُوسری طرف دریائے ستلج ہے۔ اِن دریاؤں سے نہریں نکالی گئی ہیں۔ نہروں سے راجباہ اور راجباہ سے کھال نکالے

گئے ہیں جو ہمارے کھیتوں میں پانی لاتے ہیں۔ محکمۂ آب پاشی پانی کا بندوبست کرتا ہے اور کھیتوں کو پانی دینے کی باریاں مقرّر کرتا ہے۔

نہر پاک پٹن : دریائے ستلج پر سلیمانکی کے مقام پر بند باندھ کر یہ نہر نکالی گئی ہے جو ہمارے ہمسایہ ضِلع ساہیوال اور ضِلع وہاڑی کے کھیتوں کو سیراب کرنے کے بعد ہمارے ضِلعے میں داخل ہوتی ہے اور تحصِیل لودھراں کے علاقے کو سیراب کرتی ہے۔

نہر سَدھنائی : نہر سدھنائی، دریائے راوی سے سدھنائی کے مقام پر بند باندھ کر نکالی گئی ہے۔ جو تحصِیل مُلتان اور تحصِیل شجاع آباد کے کچھ حِصّوں کو سیراب کرتی ہے۔

نہر مَیلسی : نہر مَیلسی دریائے ستلج سے نِکلتی ہے اور ہمارے

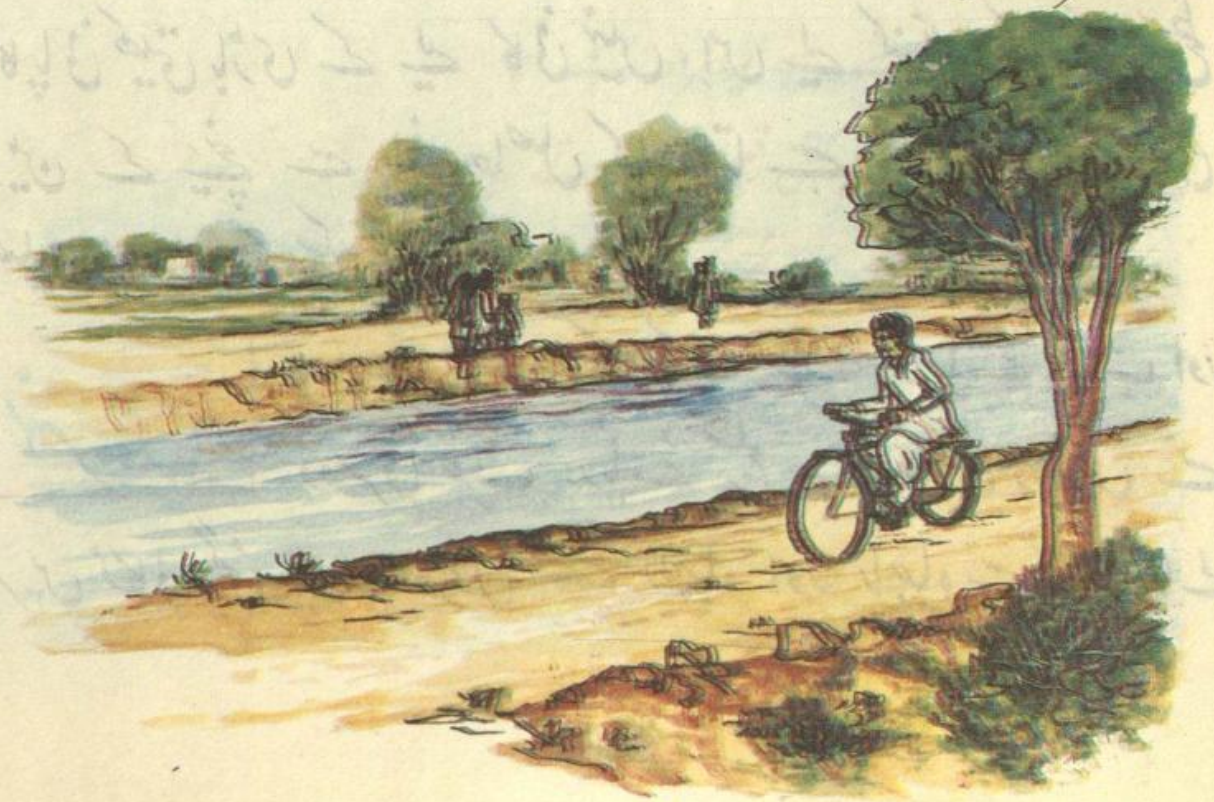

ہمسایہ ضلعے وہاڑی کے کھیتوں کو سیراب کرتے ہوئے ہمارے ضلعے میں داخل ہوتی ہے اور تحصیل لودھراں کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔

سارا سال بہنے والی اِن نہروں کے علاوہ دریائے چناب سے کچھ ایسی نہریں بھی نکالی گئی ہیں جن میں صرف برسات کے موسم میں پانی ہوتا ہے اور سردیوں کے موسم میں یہ نہریں خشک ہو جاتی ہیں۔ ایسی نہروں کو موسمی نہریں کہتے ہیں کیونکہ ان میں صرف ایک موسم میں پانی ہوتا ہے، دوسرے موسم میں ان میں پانی نہیں ہوتا۔

ٹیوب ویل

ہمارے ضلعے کی زمین بہت زرخیز ہے۔ اگر پانی مل جائے تو بہت اچھی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اب کئی جگہوں پر ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں۔ بجلی یا

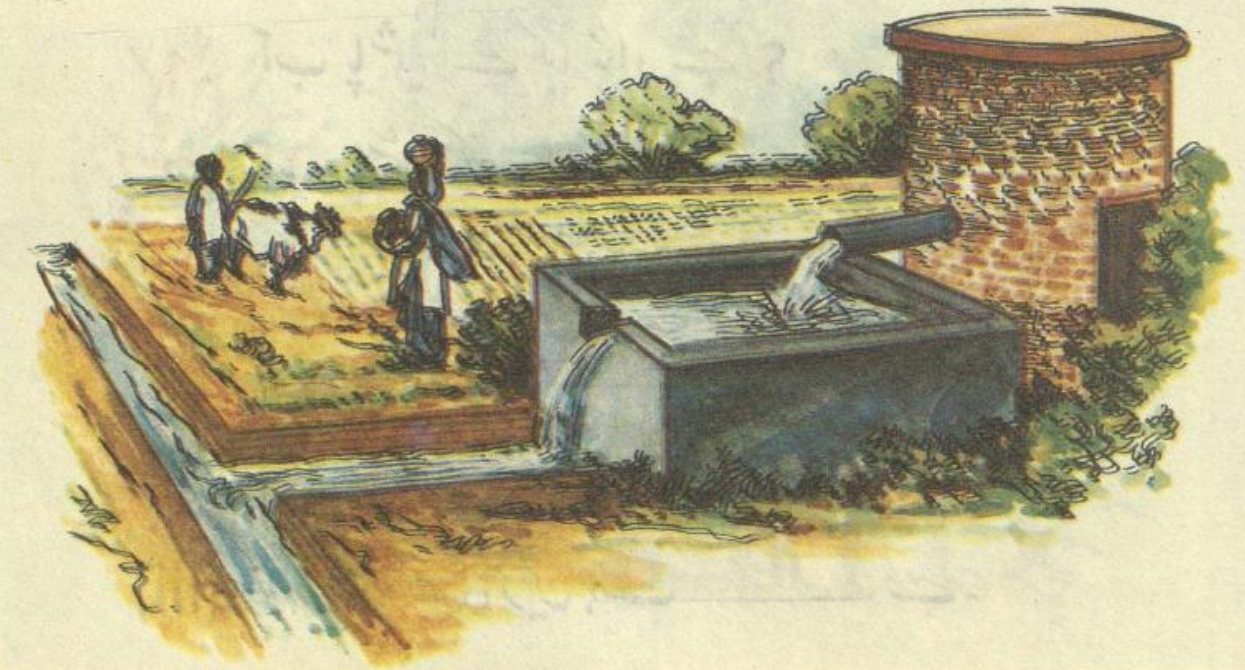

ڈیزل سے چلنے والے اِنجن زمین سے پانی کھینچتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے بہُت سے کھیت سَیراب ہو جاتے ہیں ۔ حکُومت بھی ٹیوب وَیل لگانے میں کسانوں کی مدد کرتی ہے۔

کُنوئیں

جن علاقوں میں کم گہرائی پر پانی نِکل آتا ہے، وہاں کُنوئیں کھود کر رہٹ لگائے گئے ہیں۔ رہٹ کو عام طور پر بَیل چلاتے ہیں ۔ یہ بھی سارا دِن کام کریں تو بہُت سے کھیت سَیراب کر دیتے ہیں ۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1۔ آب پاشی سے کیا مُراد ہے ؟

2۔ آب پاشی کِتنے طریقوں سے کی جاتی ہے ؟

خالی جگہ پُر کریں :

(i)۔ نہر سدھنائی دریائے _____ سے نکالی گئی ہے۔

(ii)۔ نہر مَیلسی دریائے _____ سے نکالی گئی ہے۔

(iii)۔ ہمارے ضِلعے کی زمین بہُت _____ ہے۔

ہمارے درخت اور چَراگاہیں

ہمارے ضلعے میں بارش کم ہوتی ہے اِس لیے خود رو جنگلات بہُت کم پائے جاتے ہیں ، البتّہ کہیں کہیں جَنڈ، کِیکر اور کھجُور کے جُھنڈ نظر آتے ہیں یا کانٹے دار جھاڑیاں خُشک اور بنجر علاقے میں پائی جاتی ہیں۔

نہروں سے پہلے ہمارے ضلعے میں ریت کی آندھیاں چلتی تھیں۔ اِن آندھیوں کو رو کنے کے لیے بہُت سے درخت لگائے گئے ہیں۔ درختوں کی وجہ سے آندھیاں بھی کم ہو گئیں اور گرمی کی شِدّت بھی نہیں رہی۔ درخت لگانے کا کام محکمہ جنگلات سر انجام دیتا ہے۔

دریاؤں کے کناروں پر ہمیشہ نمی رہتی ہے اور برسات کے موسم میں پانی کناروں سے اکثر باہر بھی نکل آتا ہے۔ اِس لیے دریاؤں کے کناروں کے ساتھ ساتھ کئی جگہوں پر جنگلات اُگ آئے ہیں۔ ایسے جنگلات کو بیلے کہتے ہیں۔ اِن جنگلات میں پیپل، شہتوت، شیشم اور کیکر کے درخت عام پائے جاتے ہیں۔

محکمہ جنگلات نے کئی ایک چھوٹے بڑے ذخیرے لگائے ہیں۔ ہمارے ضلعے کی سڑکوں کے دونوں کناروں پر بھی درخت لگائے گئے ہیں۔ محکمہ جنگلات نے اِن سڑکوں کے کناروں ہی پر نرسریاں بنائی ہُوئی ہیں جن میں درختوں کے چھوٹے چھوٹے پودے اُگائے جاتے ہیں اور جہاں بھی ضرُورت ہو پودوں کو گاچی سمیت نکال کر وہاں لگا دیتے ہیں۔

محکمہ جنگلات سال میں دو مرتبہ نئے پودے لگانے کی مُہم چلاتا ہے۔ ایک فروری میں اور دُوسری اگست میں۔ اگست برسات کا موسم ہوتا ہے اور فروری موسم بہار کی آمد کا وقت۔ اِن دِنوں محکمہ جنگلات ہزاروں نئے پودے لگاتا ہے۔ اِن دِنوں پودے سستے بھی مِل جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم بھی اپنے سکُول اور

گھر کے صحنوں میں پودے لگائیں اور اِس طرح محکمہ جنگلات کی مُہم کو کامیاب بنائیں۔

ہمارا ضِلع آموں کا گھر ہے۔ آموں کے اِتنے باغات ہیں کہ سارے پاکِستان میں ہمارے ضِلعے کے آم بِکتے ہیں۔ آموں کی بہُت سی قِسمیں ہیں، اِن میں انوررٹول، ثمرِ بہشت، لنگڑا، سہارنی، شجاع آبادی بہُت مشہُور ہیں۔ اب آموں کے باغات میں کیلے کے درخت بھی لگائے گئے ہیں۔

ہمارے ضِلعے میں مالٹے، سنگترے، کِینو اور لیموں کی بھی بہتات ہے۔ اِن پھلوں کے علاوہ ہمارے ضِلعے کے کھجُور کے باغات بھی مشہور ہیں۔ اِن پر بڑی لذیذ کھجُوریں لگتی ہیں۔

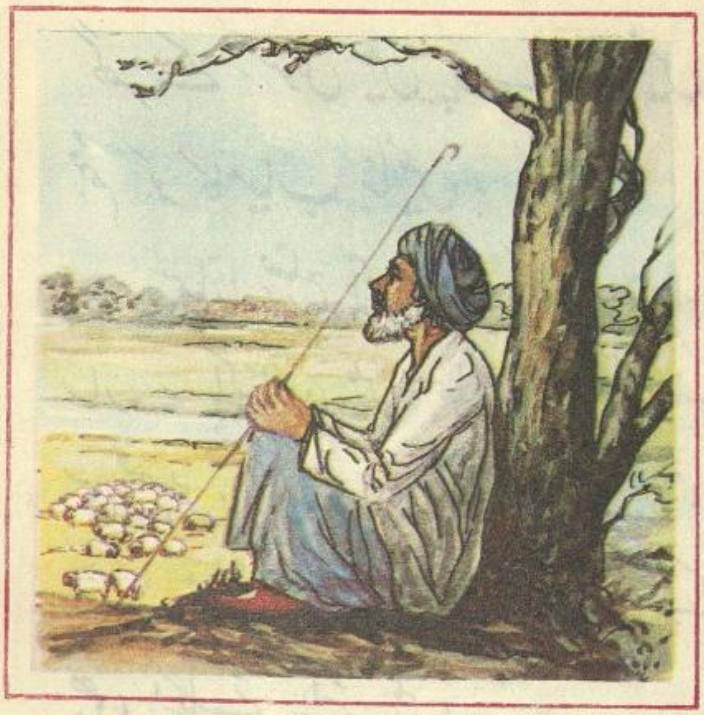

ہمارے ضلعے میں اچھّی چرا گاہیں بھی ہیں۔ بیلوں میں اچھّی قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے۔ یہاں جو جھاڑیاں اور پودے پیدا ہوتے ہیں اُن پر مویشی اور بکریاں چرائی جاتی ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1- درخت کون کون سے مہینے میں لگانے کی مہم چلائی جاتی ہے ؟

2- آپ کے ضلعے میں کون کون سے درخت پائے جاتے ہیں ؟

3- کون سا محکمہ درخت لگانے کا کام سرانجام دیتا ہے ؟

ہماری فصلیں

ہمارے ضلعے کے لوگوں کا عام پیشہ کھیتی باڑی ہے۔ نہروں کی بدولت اب سارا سال فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں کاشت ہونے والی فصلوں کو ربیع کی فصلیں کہتے ہیں۔ انھیں زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ موسم گرما میں کاشت ہونے والی فصل کو فصلِ خریف کہتے ہیں۔ انھیں زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آئیے اپنے ضلعے کی فصلوں کا حال پڑھیں :

کپاس

کپاس کی فصل کے لیے زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کپاس ہمارے کسانوں کی بہت آمدنی والی فصل ہے، اس لیے وہ اس پر بہت محنت کرتے ہیں۔ فصل تیار ہونے تک دو تین دفعہ گوڈی کرتے ہیں۔ اس سے زمین بھی نرم ہو جاتی ہے اور اس میں

سے جڑی بُوٹیاں اور گھاس بھی نِکل جاتی ہے۔ محکمہ زراعت والے ٹھیک ہی تو کہتے ہیں : جتنی گوڈی اُتنی ڈوڈی ۔

محکمہ زراعت بھی کِسانوں کی ہر طرح مدد کرتا ہے۔ اُنھیں کھاد مُہیّا کرتا ہے جِس سے فصل بَہُت اچھّی ہو جاتی ہے۔ کیڑے اور سُنڈیاں کپاس کے پودے کی دُشمن ہیں۔ اِن کو مارنے کے لیے محکمہ زراعت کے ہَوائی جہاز کھیتوں پر دَوائی چھڑکتے ہیں جِس سے یہ کیڑے اور سُنڈیاں مَر جاتی ہیں۔

ہمارے ضِلعے میں کپاس کی پَیداوار با افراط ہے۔ قریباً یہ ساری کپاس امریکن قِسم کی ہے جِسے نرما کہتے ہیں۔ اِس کپاس سے ملائم اور باریک دھاگا بنتا ہے جِس سے عُمدہ قِسم کا کپڑا تیّار ہوتا ہے۔ ہم کپاس دُوسرے ضِلعوں میں بھی بھیجتے ہیں اور پاکستان سے باہر کے مُلکوں میں بھی وہاں سے اِس کے بدلے مشینری منگوائی جاتی ہے۔

گندم

شرُوع سَردیوں یعنی نومبر میں کاشت کی جاتی ہے۔ گندم کی بہتر قِسم کاشت کی جاتی ہے کیونکہ اِس کی پَیداوار باقی قِسموں سے زیادہ ہوتی ہے۔

ہمارے ضِلعے میں گندم کے بَہُت بڑے بڑے کھیت ہوتے ہیں۔ ان کھیتوں میں ٹریکٹر استعمال کیے جاتے ہیں۔ محنت کرنے والے کسان اِنھیں

کھیتوں میں گندم کے علاوہ سال میں دُوسری فصلیں بھی کاشت کرتے ہیں۔

گندم کی فصل اپریل میں پکّ جاتی ہے۔ کِسان لہلہاتی فصلوں کو دیکھ کر خُوش ہوتا ہے اور اِس انتظار میں رہتا ہے کہ سِٹّے پیلے پڑیں اور وُہ کاٹنا شرُوع کرے۔ کِسان اِن دِنوں فارغ ہوتا ہے، اِس لیے خُوشی خُوشی میلوں میں شریک ہوتا ہے۔ فصل پکتے ہی کِسان میلوں ٹھیلوں کو چھوڑ کر فصل کاٹنے میں مصرُوف ہو جاتا ہے۔ پکے ہُوئے پودے درانتی سے کاٹتا ہے اور گٹھّے بنا کر رکھتا جاتا ہے۔ اِن گٹھّوں کا ڈھیر ایک جگہ لگا دیتا ہے، تاکہ کٹائی سے فارغ ہو کر گاہ سکے۔ دانے الگ کرے اور بھُس الگ۔ بھُس بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ کِسان سارا سال یہ بھُس اپنے ڈھور

ڈنگروں کو کِھلاتا ہے۔

گنّا

گنّا قریباً سارے سال کی فصل ہے۔ اِس کی کاشت عام طور پر فروری کے مہینے میں شروع ہو جاتی ہے۔ اِس کے لیے زمین بہُت زرخیز چاہیے۔ پانی کی بھی بہُت ضرُورت ہوتی ہے۔ کھاد بھی بہُت زیادہ استعمال کرنا پڑتی ہے۔ نومبر، دسمبر میں گنّے کی فصل تیّار ہوتی ہے۔

ہمارے ضِلعے میں اب چاول کی کاشت بھی شروع ہو گئی ہے۔ چاول کی بوائی مئی اور جُون میں ہوتی ہے۔ چاولوں کے بیج پہلے چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں اُگائے جاتے ہیں۔ اِن چھوٹے پودوں کو پنیری کہتے ہیں۔ ایک طرف پنیری تیّار ہوتی ہے تو دُوسری طرف کِسان چاول کاشت کرنے کے لیے بڑے بڑے کھیت تیّار کرتا ہے۔ چاول کے کھیت کو قریباً ہموار تیّار کِیا جاتا ہے اور کھیت کے کِناروں کو ذرا اُونچا کر دیا جاتا ہے تاکہ پانی وہاں کھڑا رہ سکے۔ کھیت تیّار

ہونے پر پنیری کو اس میں لگا دیا جاتا ہے۔

اکتوبر کے آخر میں فصل پک جاتی ہے تو کِسان اِسے کاٹ کر گٹھّے بنا لیتے ہیں اور دھان کو ڈنٹھلوں سے علٰحدہ کر لیتے ہیں۔ چاول کے ڈنٹھل کو پرالی کہتے ہیں۔ پرالی سے گتّا اور کاغذ بنایا جاتا ہے۔ مویشی بھی اسے شوق سے کھاتے ہیں۔

مکئی

مکئی گرمیوں کی فصل ہے۔ اِسے بھی زیادہ پانی کی ضرُورت ہوتی ہے۔ بُھٹّے پکنے سے پہلے کافی فصل کاٹ کر مویشیوں کو چارے کے طور پر ڈال دی جاتی ہے۔ اِس کے تَنے میں بَہُت رَس ہوتا ہے جِسے مویشی بَہُت پسند کرتے ہیں۔ مکئی کے ہَرے بُھٹّے کوئلوں پر بھُون کر کھانے میں بڑا مزا آتا ہے۔

ہمارے ضِلعے میں بَہُت سے مویشی پالے جاتے ہیں۔ اُن کے کھانے کے لیے چارا بھی کاشت کِیا جاتا ہے۔ مکئی اور جوار کے علاوہ برسیم،

شٹالا ، لُوسرن وغیرہ بھی چارے کے لیے خاص پودے ہیں ۔

ہم روزانہ سَبزیاں کھاتے ہیں ۔ سَبزیوں کا استعمال ہماری صِحّت کے لیے بڑا ضروری ہے ۔ ہمارے ضِلعے میں مَوسِم سَرما کی سَبزیاں گوبھی، پالک ، شلجم ، مُولی ، گاجر ، ٹماٹر ، مَٹر ، میتھی ، آلُو وغیرہ ہیں اور گرمیوں کی سَبزیاں کَدّو ، توری ، بھِنڈی ، کریلے ، ٹِنڈے وغیرہ ہیں ۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 ۔ فصلِ خریف میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں ؟

2 ۔ فصلِ ربیع میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں ؟

3 ۔ سَبزیوں کا استعمال ہمارے لیے کیوں ضرُوری ہے ؟

پالتو جانور

ہم پڑھ آئے ہیں کہ کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے بیل، دُودھ اور گوشت حاصل کرنے کے لیے گائیں، بھینسیں، بکریاں اور اُون و گوشت حاصل کرنے کے لیے بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلعے میں بڑی اچھّی نسل کے جانور پالے جاتے ہیں۔

آئیے! اُن کا حال پڑھیں:

بھینس

ہمارے ضلعے میں پائی جانے والی بھینس کا رنگ عام طور پر کالا ہوتا ہے، اِس کے ماتھے پر سفید داغ ہوتا ہے، جیسے سفید رنگ کا پھُول ہو۔ سینگ اَندر کو مُڑے ہُوئے ہوتے ہیں۔ پتلی، لمبی اور زمین تک لٹکی ہُوئی سفید دُم ہوتی ہے۔ اِس قسم کی بھینسیں ہمارے ضلعے میں عام ملتی ہیں، البتّہ تمام کی تمام کالے رنگ

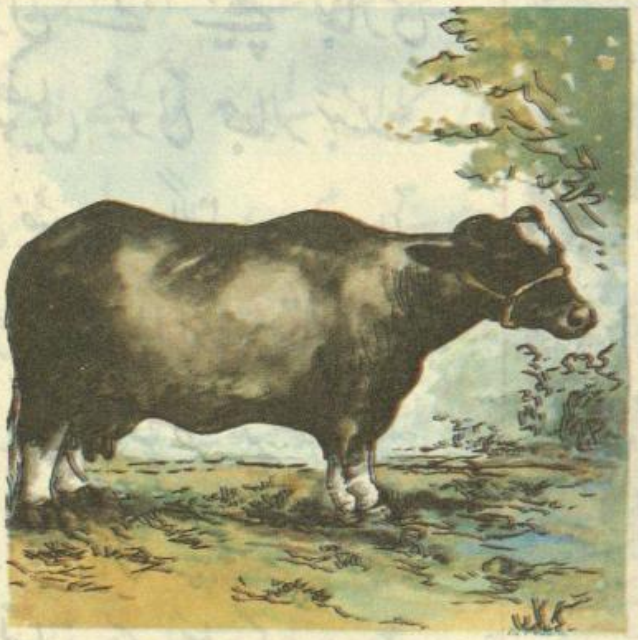

کی نہیں ہوتیں ۔ اِن میں سے بعض بھُورے رنگ کی ہیں ۔ اِن کو ہم پیار سے بھُوری کہتے ہیں ۔ یہ نیلی راوی نسل کی بھینسیں ہیں ۔ اِس نسل کی بھینسیں خُوب دُودھ دیتی ہیں ۔

گائے اور بَیل

ہمارے ضلعے میں ساہیوال نسل کی گائیں عام پائی جاتی ہیں ۔ اِن کا اصل وطن دریائے راوی اور دریائے ستلج کے درمیان اور نزدیک کا علاقہ ہے ۔

ساہیوال گائے دیکھنے میں بڑی خُوب صُورت ہوتی ہے ۔ اس کا عام طور پر رنگ سُرخی مائل ہوتا ہے ۔ ساہیوال گائے زیادہ دُودھ دینے کی وجہ سے مشہُور ہے ۔

ہمارے ضلعے کے بَیل بھاری بھرکم ہوتے ہیں ۔ ان کی گردن کے نیچے بھاری اور پھیلی ہُوئی جھالر بہُت خُوب صُورت لگتی ہے ۔ ان کا گوشت بڑا لذیذ ہوتا ہے ۔ ان سے عام طور پر سُست رفتار کام ہی لیے جاتے ہیں ۔ اِس نسل کے بَیل کی جِلد نرم

اور ڈھیلی ڈھالی ہوتی ہے۔

گھوڑا

گھوڑا بہت ہمّت والا جانور ہے۔ اگر اِسے تانگے میں جوت دیا جائے تو مالِک جتنی چاہے سواریاں بِٹھا دے، اس کے اشارے پر چل پڑتا ہے۔ اگر اِس کی پیٹھ پر بیٹھ کر سواری کی جائے تو میلوں سفر کرنے کے بعد بھی تھکنے کا نام نہیں لیتا۔ ضلعے میں جہاں کہیں بھی جائیں گھوڑا ضرور نظر آئے گا۔ تانگے میں جُتا ہُوا ہے اور سواریاں کھینچ رہا ہے۔ ریڑھے میں جُتا ہے تو بھاری سامان کھینچ رہا ہے۔ شہر والے اور دیہات والے اِس سے یکساں فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ سبز چارا ملے یا خشک، یہ خوشی خوشی کھا لیتا ہے۔

ہمارے ضلعے کے بلوچی نسل کے گھوڑے مشہور ہیں۔ اِن گھوڑوں کا قد درمیانہ، سر بڑا سا اور کان لمبے، نوکیلے اور کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ گھوڑے بہت چست ہوتے ہیں، اِس لیے نیزہ بازی اور سواری کے لیے اِنھیں بہت پسند کیا جاتا ہے۔

بھیڑ

ہمارے ضلعے میں لوہی اور بچّی نسل کی بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ بھیڑ بہت مُفید جانور ہے۔ اِس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے، اور اِس کی اُون سے سویٹر اور گرم کپڑے بھی بنائے جاتے ہیں۔

بکری

ہمارے ضلعے میں بیتل نسل کی سیاہ اور سفید دھبّوں والی بکریاں عام ہیں۔ بیتل نسل کے علاوہ ایک اور نسل کی بکریاں بھی ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں۔ یہ نسل دائرہ دین پناہ کہلاتی ہے۔ اِس نسل کی بکری کا رنگ عموماً سیاہ، قد لمبا، بال لمبے اور کان لٹکے ہُوئے ہوتے ہیں۔ اچھّی بکریاں تو روزانہ تین چار لٹر دُودھ دیتی ہیں۔

اُونٹ

مُلتان میں اُونٹ، سامان اُٹھانے کے کام آتے ہیں۔ ہمارے ضلعے میں لوگ اِس کا دُودھ بھی پیتے ہیں اور گوشت بھی کھاتے ہیں۔ یہ ہر قسم کی آب و ہَوا برداشت کر لیتا ہے۔ گرم اور خُشک علاقوں میں بس یہی ایک جانور ہے جو کئی کئی دِن بغیر پانی پیے سفر کر سکتا ہے۔ اِس لیے اِسے ریگستان کا جہاز بھی کہتے ہیں۔

ہمارے ضلعے میں پنجابی نسل کے اُونٹ عام ہیں۔ یہ سامان اُٹھانے اور سواری کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1۔ آپ کے ضلعے میں کون کون سے جانور پائے جاتے ہیں ؟

2۔ اونٹ کو ریگستان کا جہاز کیوں کہتے ہیں ؟

دستکاریاں اور کارخانے

دستکاریاں

ہم سب کے پاس کچھ نہ کچھ فارغ وقت ضرور ہوتا ہے۔ اگر اِس فارغ وقت میں کوئی کام کرتے رہیں تو ایک ہماری آمدن بڑھتی ہے، دُوسرے ہم مُلک کی ترقّی میں حِصّہ لے سکتے ہیں۔ یہ چھوٹے موٹے کام جو گھروں میں بھی ہو سکتے ہیں، اِنھیں گھریلو دستکاری کہتے ہیں۔ اِن گھریلو دستکاریوں میں کچھ تو کاریگر ایسے ہیں جو فارغ وقت میں یہ کام کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو سارا دن یہی کام کرتے رہتے ہیں۔

ہمارے ضِلعے کے کاریگر ہاتھ سے بڑی اچھّی اور عُمدہ چیزیں بناتے ہیں جو پاکستان کے ہر شہر اور قصبے میں بہُت پسند کی جاتی ہیں۔

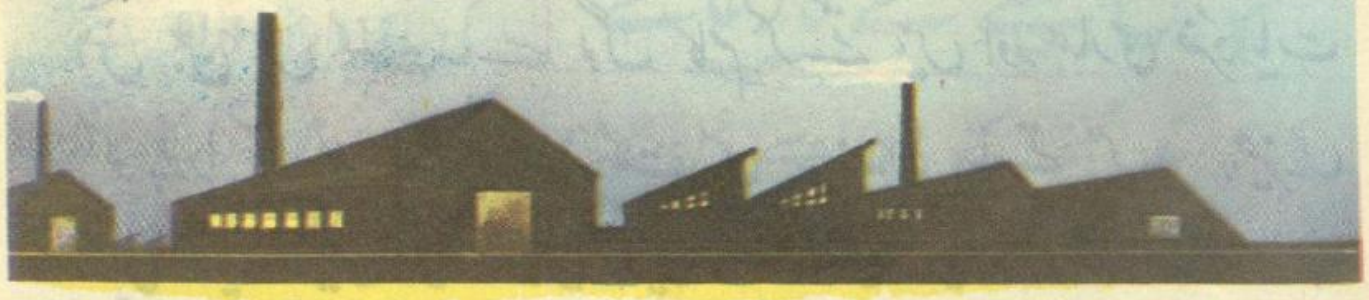

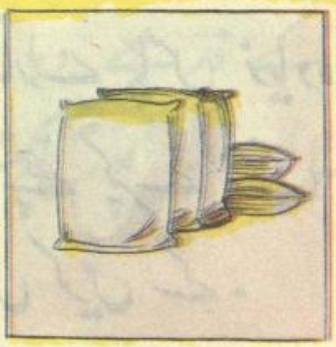

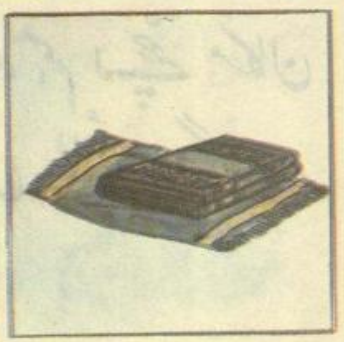

لُنگیاں ، پلنگ پوش ، کھیس ، دَریاں اور قالین مُلتان کے خاص تحفے ہیں۔

اُونٹ کے چمڑے سے لیمپ کے شیڈ ، پھُول دان اور کُپّیاں بنائی جاتی ہیں ۔ اِن پر کیے ہُوئے نقش ونگار بَہُت خُوبصُورت لگتے ہیں۔

مُلتان میں مٹّی کے برتن بنتے ہیں ،جن پر مختلف رنگوں سے بیل بُوٹے بنائے جاتے ہیں ۔ یہ برتن سوغات کے طور پر لوگ اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں ۔ بیل بُوٹوں والی اِینٹیں بھی بنائی جاتی ہیں۔

مُلتان میں لکڑی کے بڑے نفیس کِھلونے بھی بنائے جاتے ہیں۔

ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسلم کے والد کھاد کے کارخانے میں کام کرتے ہیں ۔ ہمارے ضِلعے میں اور بھی بَہُت سے کارخانے ہیں ،جن میں بَہُت سے لوگ کام کرتے ہیں اور ہماری ضرُوریات کو پُورا کرنے کے لیے بَہُت سی چیزیں بناتے ہیں ۔ چیزیں جتنی زیادہ بنیں گی ، لین دین اُتنا ہی زیادہ ہو گا ۔ میل ملاپ بڑھے گا ۔ ہمارے پاس زیادہ پیسے ہوں گے ۔ ہم اچھّے مکان بنائیں گے ۔ اَچھّے کپڑے پہنیں گے ۔ اَچھّے سکُول بنائیں گے اور اچھّی تعلیم حاصل کریں گے۔

آئیے ! آج ہم اپنے ضلعے کے چند مشہور کارخانوں کی سیر کریں :-

سُوتی اور اُونی کپڑا بنانے والے کارخانے

اسمٰعیل آباد میں کاٹُونی ٹیکسٹائل ملز ہیں ۔ اِن کارخانوں میں سُوتی اور اُونی کپڑا بنتا ہے ۔ اُونی کپڑا بنانے والی مل میں سویٹر بُننے کے لیے اُون بھی تیّار ہوتی ہے ۔

کھاد کا کارخانہ

مُلتان میں کھاد کا ایک بہُت بڑا کارخانہ ہے ۔ اِس کارخانے میں سُوئی گیس اِستعمال ہوتی ہے ۔ اِس کارخانے کی بنی ہُوئی کھاد ، پاکِستان کے بہُت سے کِسان اپنے کھیتوں میں ڈالتے ہیں اور بڑی اچھّی فصلیں پَیدا کرتے ہیں۔

کپاس بیلنے کے کارخانے

ہمارے ضلعے میں کپاس کی پَیداوار با افراط ہے ۔ کپاس کو چُننے کے بعد اسے بَیل گاڑیوں اور ٹرکوں میں لاد کر کارخانوں میں لے آتے ہیں ۔ یہاں بنولے الگ کر لیے جاتے ہیں اور رُوئی الگ ۔ رُوئی کو ایک مشین کے ذریعے دبا کر اس کی گانٹھیں بنائی جاتی ہیں ، جنھیں کاٹُونی ٹیکسٹائل ملز اور پاکِستان کی دُوسری ملّوں میں بھیج دیا جاتا ہے ۔

ضلع مُلتان میں کپاس بیلنے کے کارخانے لودھراں ، کہروڑ پکّا اور شجاع آباد میں ہیں ۔ یہاں بنولوں سے تیل نکالنے والے کارخانے بھی قائم کیے گئے ہیں۔

گندم پیسنے کے کارخانے

ہمارا ضلع گندم کی پیداوار کے لیے بھی بہُت مشہُور ہے ۔ گندم سے آٹا ، سُوجی اور مَیدہ بنانے کے لیے مُلتان اور خانیوال میں کارخانے قائم ہیں ۔

قُدرتی گیس

حال ہی میں مُلتان شہر کے قریب منٹ پُور کے مقام پر قُدرتی گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہُوئے ہیں ۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1۔ ہمارے ضلعے میں کون کون سے کارخانے ہیں ؟

2۔ ہمیں فارغ وقت میں کیا کرنا چاہیے ؟

3۔ کپاس بیلنے کے کارخانے کس کس شہر میں واقع ہیں ؟

ذرائع آمدورفت

اگر ہمیں ایک جگہ سے دُوسری جگہ جانا ہو تو ہم تانگے، گڈّے، بس، رکشہ، ٹیکسی، کار، ریل یا ہَوائی جہاز سے سَفر کرتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں سَفر کی سہُولتیں مُہیّا کرنے کے لیے حکومت نے پکّی اور کچّی سڑکیں اور ریلوے لائنیں بنائی ہُوئی ہیں۔ آئیے اپنے ضِلعے کی سڑکوں اور ریلوں کا حال پڑھیں :

سڑکیں

ہمارے ضِلعے میں سڑکوں کا جال بچھا ہُوا ہے۔ پکّی سڑک اِینٹ، پتّھر اور تارکول سے بنائی جاتی ہے۔ یہ صاف اور سخت ہوتی ہے۔ اِس پر عام طور پر تیز رفتار گاڑیاں چلتی ہیں جیسے بَس، کار، ٹرک وغیرہ۔

مُلتان پاکِستان کی سَب سے بڑی سَڑک، شاہراہِ پاکِستان پر واقع ہے۔ مُلتان میں بَسوں کا بَہُت بڑا اڈّا ہے۔ مُلتان پکّی سڑکوں کے ذریعے ضِلع کے باقی شہروں اور قصبوں سے مِلا ہُوا ہے۔ سڑکیں ضِلع کے باہر پاکِستان کے دُوسرے علاقوں میں بھی جاتی ہیں۔ شاہراہِ پاکِستان ہمارے ہمسایہ ضِلع خانیوال سے آتی ہے اور کبیر والا سے ہوتی ہُوئی مُلتان پُہنچتی ہے اور وہاں سے مغرب کی طرف دریائے سِندھ کے

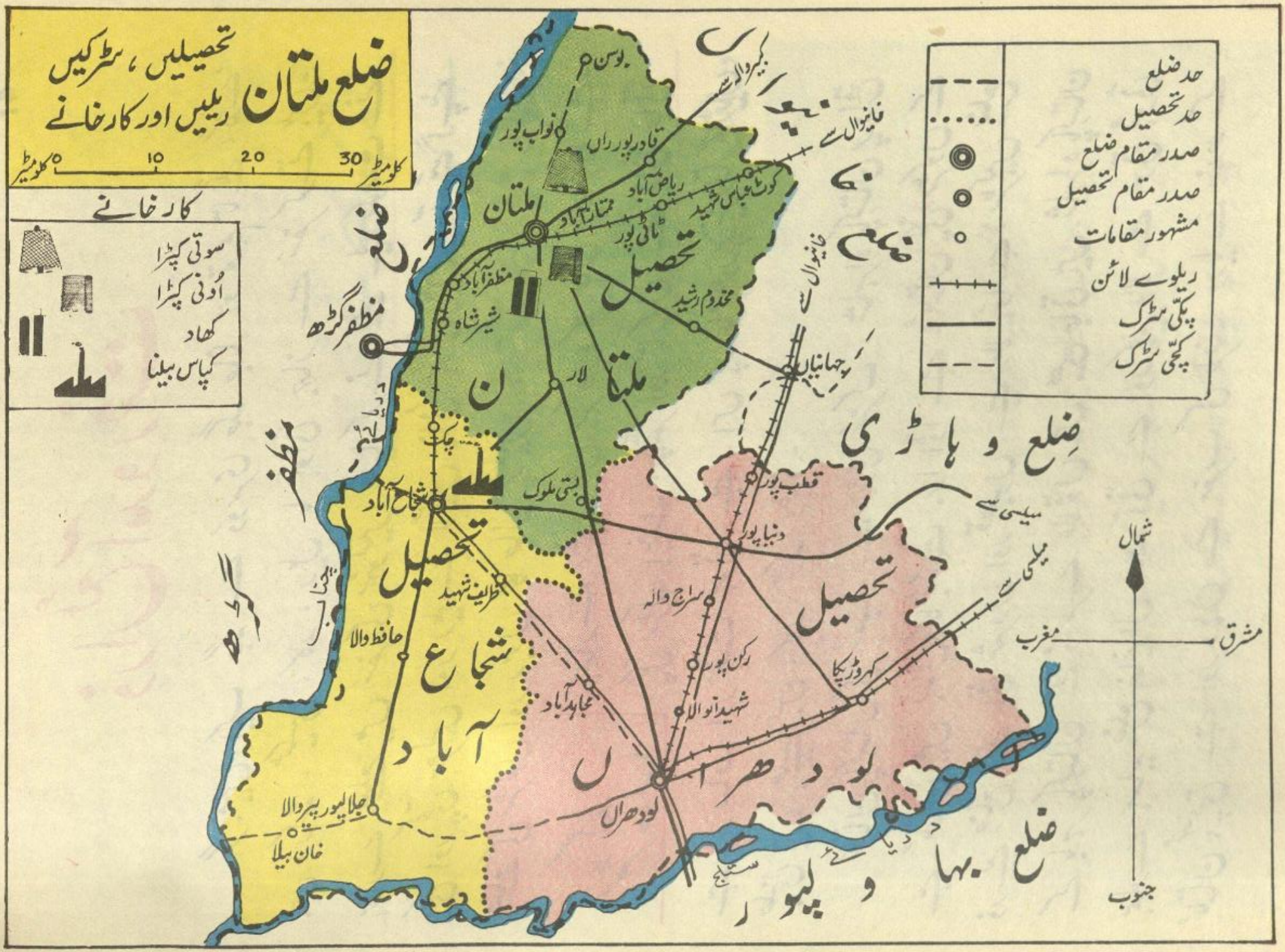
ضلع ملتان
تحصیلیں، سڑکیں
ریلیں اور کارخانے
کلومیٹر 0 10 20 30 کلومیٹر
کارخانے
سوتی کپڑا
اُونی کپڑا
کھاد
کپاس بیلنا
حد ضلع
حد تحصیل
صدر مقام ضلع
صدر مقام تحصیل
مشہور مقامات
ریلوے لائن
پکی سڑک
کچی سڑک
بوسن
نواب پور
قادر پور راں
ریاض آباد
کوٹ عباس شہید
ممتاز آباد
ٹاہلی پور
ملتان
تحصیل
مظفر آباد
شیر شاہ
مظفر گڑھ
محمود رشید
لار
چک
شجاع آباد
بستی ملوک
تحصیل
طریف شہید
حافظ والا
شجاع آباد
جلالپور پیروالا
خان بیلا
قطب پور
دنیا پور
سراج والہ
رکن پور
شہید انوالا
مجاہد آباد
لودھراں
تحصیل
کہروڑ پکا
ضلع ملتان
ضلع وہاڑی
ضلع بہاولپور
شمال
جنوب
مشرق
مغرب

پار مظفّر گڑھ کو چلی جاتی ہے۔ مُلتان سے شاہراہِ پاکستان جنوب کو مُڑ کر لاڑ اور لودھراں ہوتی ہُوئی ضِلع بہاول پُور میں داخل ہوتی ہے اور وہاں سے ہمارے ہمسایہ صُوبہ سندھ میں داخل ہو کر کراچی تک جاتی ہے۔ ایک سڑک شجاع آباد ہوتی ہُوئی جلال پُور پیروالا تک جاتی ہے۔

مُلتان سے ایک اور بڑی سڑک جنُوب مشرق کی طرف مخدُوم رشید، جہانیاں ہوتی ہُوئی ضِلع وہاڑی میں داخل ہوتی ہے۔

اِن پکّی سڑکوں کے علاوہ ہمارے ضِلعے میں کچھ کچّی سڑکیں بھی ہیں جو دیہات کو آپس میں مِلاتی ہیں۔ کچّی سڑک پر سَفر دِھیرے دِھیرے ہوتا ہے۔ کچّی سڑک پر عام طور پر اُونٹ، گھوڑے اور گدّے چلتے ہیں۔

ریلوے لائن

ریل گاڑی لوہے کی بنی ہُوئی پٹڑیوں پر چلتی ہے۔ یہی پٹڑیاں ریل کی سڑک ہے، اِسے ریلوے لائن کہتے ہیں۔ ریل گاڑی ہر جگہ نہیں رُکتی۔ اِس کے رُکنے کے لیے خاص جگہ بنی ہوتی ہے جِسے ریلوے سٹیشن کہتے ہیں۔ ایکسپریس گاڑی تیز چلتی ہے اور چھوٹے سٹیشنوں پر نہیں رُکتی۔ جو گاڑی ہر سٹیشن پر رُکتی ہے، اُسے پسنجر گاڑی کہتے ہیں۔ یہ سُست چلتی ہے۔

جس گاڑی میں مال ڈھویا جاتا ہے اُسے مال گاڑی کہتے ہیں۔

ایک ریلوے لائن ہمارے ہمسایہ ضلعے خانیوال سے داخل ہوتی ہے۔ شام کوٹ، ریاض آباد اور ٹاٹے پُور سے ہوتی ہُوئی مُلتان چھاؤنی پُہنچتی ہے۔

مُلتان چھاؤنی سے چل کر گاڑی شیر شاہ جنکشن جاتی ہے۔ یہاں سے ایک ریلوے لائن ضلع مظفّر گڑھ کو جاتی ہے۔ شیر شاہ سے آگے جنوب کی طرف شجاع آباد کا سٹیشن ہے۔ یہاں کے آم بہُت مشہُور ہیں۔ گاڑی شجاع آباد سے راجہ رام اور مُجاہد آباد ہوتی ہُوئی لودھراں پُہنچتی ہے۔ لودھراں سے ایک لائن کہروڑ پکّا سے ہوتی ہُوئی ضلع وہاڑی میں داخل ہوتی ہے۔

جنوب مشرق کی طرف سے ایک اور ریلوے لائن مَلیسی، جہانیاں، قطب پُور، دنیا پور، رُکن پُور ہوتی ہُوئی لودھراں آتی ہے۔ لودھراں سے آگے ریلوے لائن کراچی کی طرف چلی جاتی ہے۔

ہَوائی راستہ

اگر جلدی سَفر کرنا ہو تو ہَوائی جہاز سے سَفر کرتے ہیں۔ ہَوائی جہاز کے ذریعے دِنوں کا سَفر گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔

ہوائی جہاز ہر جگہ نہیں اُتر سکتا۔ اِس کے اُترنے کی خاص جگہ ہوتی ہے جِسے ہوائی اڈّا کہتے ہیں۔ مُلتان میں بھی ایک ہَوائی اڈّا ہے۔

ہماری حکومت آمد و رفت کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کرتی رہتی ہے، لیکن آبادی میں مسلسل اضافے کی وجہ سے بسوں اور ریل گاڑیوں میں بھیڑ بڑھتی جا رہی ہے جو عموماً حادثات کا باعث بنتی ہے۔

سوالات

1 ۔ آپ کے ضلعے کے ذرائع آمد و رفت کون کون سے ہیں ؟

2 ۔ اپنے ضلعے کی سڑکوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟

خالی جگہ پُر کریں :

(i)۔ ریل گاڑی کے رُکنے کی خاص جگہ بنی ہوتی ہے ، جسے _____ کہتے ہیں ؟

(ii)۔ ایک ریلوے لائن ہمسایہ ضلع _____ سے آتی ہے شام کوٹ _____ اور ٹاٹے پُور ہوتی ہُوئی _____ چھاؤنی پُہنچتی ہے۔

خبریں پہنچانے کے وسائل

ہمارے بہن ، بھائی ، ماں باپ یا دُوسرے رِشتہ دار مُلازمت اور کاروبار کے سِلسلے میں ہم سے دُور کئی دُوسرے علاقوں میں رہتے ہیں ۔ ان کی خیریّت معلُوم کرنے اور اپنی خیریّت سے اُنھیں آگاہ کرنے کی ہمیں ہر وقت ضرُورت رہتی ہے ۔ اِس سِلسلے میں ہماری سہُولت کے لیے حکُومت نے کئی اِنتظامات کر رکھے ہیں ۔ آئیے ! دیکھیں کہ وُہ کون کون سے ہیں :

ڈاک

ہم خط یا لفافے کے ذریعے اپنی بات ایک جگہ سے دُوسری جگہ پُہنچا سکتے ہیں ۔ یہ کام ڈاک کا

محکمہ کرتا ہے۔ ڈاک کا کام چلانے کے لیے حکومت نے جگہ جگہ ڈاک خانے کھول رکھّے ہیں۔ ہم خط لِکھ کر لفافے میں رکھ دیتے ہیں اور لفافے پر پتا لِکھ کر اُسے سُرخ رنگ کے ایک ڈِبّے میں ڈال دیتے ہیں۔ جو حکومت نے اِس مقصد کے لیے جگہ جگہ لگائے ہوئے ہیں، اِسے لیٹر بکس کہتے ہیں۔ ہر روز ڈاک خانے کا آدمی اُسے کھول کر خط نکال لیتا ہے، پھر ان لفافوں یا خطوں کو ریلوے سٹیشن پُہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے اُنھیں ریل گاڑی کے ذریعے اس شہر بھیج دیا جاتا ہے، جہاں لِکھنے والا بھیجنا چاہتا ہے۔ ریل گاڑی میں لال رنگ کا ڈِبّا، ڈاک کا ہوتا ہے۔ اِس ڈِبّے میں موجُود ڈاک خانے کے آدمی ہر سٹیشن پر وہاں کی ڈاک دے دیتے ہیں اور وہاں سے دُوسری جگھوں کی ڈاک لے لیتے ہیں۔

جہاں گاڑی نہیں جاتی، وہاں ڈاک بَسوں سے بھیجی جاتی ہے۔ جہاں بَس بھی نہیں جاتی، وہاں آدمی ڈاک لے کر جاتا ہے جِسے ہرکارہ کہتے ہیں۔

ڈاکیا گھر گھر جاتا ہے اور ڈاک تقسیم کرتا ہے۔ خطوں کے علاوہ ڈاک خانے سے رُوپے بھی ایک جگہ سے دُوسری جگہ بھیجے جا سکتے ہیں، اُسے منی آرڈر کہتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی

پیکٹوں میں بند کر کے ڈاک سے بھیجی جا سکتی ہیں، اُن پیکٹوں کو پارسل کہتے ہیں۔

تار

اگر کوئی پیغام جلدی بھیجنا ہو تو تار کے ذریعے بھیجا جا سکتا ہے۔ تار گھر بھی ڈاک خانے کی طرح کا دفتر ہوتا ہے۔ تار گھر میں تار فارم پڑے ہوتے ہیں۔ اِن میں سے ایک فارم پر اُس شخص کا پتا جس کو تار بھیجنا ہے اور اپنا نام اور پیغام لکھ کر دفتر کے بابُو کو دے دیں تو وُہ تار کے لفظ گِن کر پیسے لے لے گا اور بعد میں ایک مشین کے ذریعے پیغام اُس جگہ پُہنچا دے گا، جہاں ہم پُہنچانا چاہتے ہیں۔

ٹیلی فون

ٹیلی فون ایک ایسا آلہ ہے جس کی مدد سے ایک جگہ کا آدمی دُوسری جگہ کے آدمی سے بات چیت کر سکتا ہے۔ ٹیلی فون کا ایک حِصّہ کان کے ساتھ لگاتے ہیں، جس میں سے دُوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سُنائی دیتی ہے۔

دُوسرا حِصّہ مُنہ کے قریب رکھتے ہیں جہاں سے ہماری آواز دُوسرے تک جاتی ہے۔

ریڈیو

ریڈیو ایک ایسا آلہ ہے جِس کے ذریعے ہم مُلکی و غیر مُلکی خبریں اور دیگر پروگرام سُن سکتے ہیں۔ جِس جگہ سے یہ پروگرام نشر کیے جاتے ہیں، اُسے ریڈیو سٹیشن کہتے ہیں۔ وہاں ایک کمرہ ہے۔ اُس کمرے میں جو کچھ بولا جائے وُہ بجلی کے ذریعے ہَوا میں پھَیل جاتا ہے، اسے لہر کہتے ہیں۔ جَب ہم اپنا ریڈیو کھولتے ہیں، تو یہ لہریں ہمارے ریڈیو میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہی آواز سُنائی دینے لگتی ہے جو ریڈیو سٹیشن سے بولی جا رہی ہو۔

ٹیلی ویژن

ریڈیو پر تو صِرف آواز ہی سُنائی دیتی ہے، مگر ٹیلی ویژن ایک ایسا آلہ ہے، جِس میں بولنے والے کی تصویر بھی دکھائی دیتی ہے ٹیلی ویژن ایک بڑے ریڈیو کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے سامنے والے حِصّے پر شیشہ لگا ہوتا

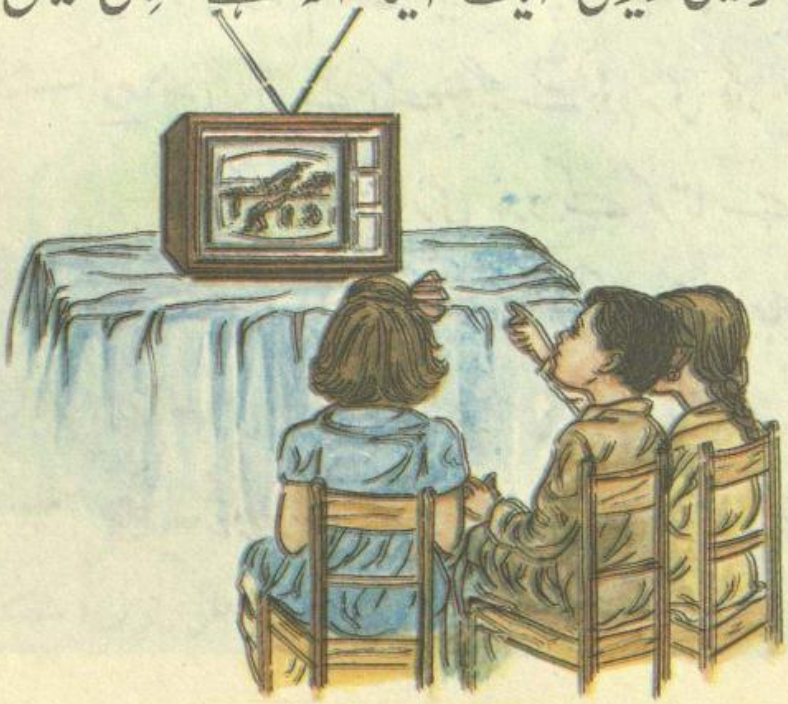

ہے جسے سکرین کہتے ہیں۔ اس سکرین پر تصویر آتی ہے۔ ریڈیو کی طرح ٹیلی ویژن کا بھی سٹیشن ہوتا ہے۔ اس سٹیشن سے تصویر اور آواز، دونوں، لہروں کے ذریعے ٹیلی ویژن تک آتی ہیں۔

جب ہم اپنا ٹیلی ویژن کھولتے ہیں تو آواز سُنتے ہیں اور تصویر بھی دیکھتے ہیں۔ ایک ٹیلی ویژن رنگین ہوتا ہے۔ اُس پر مُختلف پروگرام رنگین دکھائی دیتے ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - خط ہم تک کیسے پہنچتا ہے ؟

2 - اگر رُوپے ایک جگہ سے دُوسری جگہ بھیجنے ہوں تو ڈاک خانہ ہماری مدد کیسے کرتا ہے ؟

3 - پیغام جلدی بھیجنا ہو تو کیسے بھیجا جا سکتا ہے ؟

4 - ٹیلی فون ہمارے کس کام آتا ہے ؟

5 - ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں کیا فرق ہے ؟

ضلع کا انتظام

حکومت نے عوام کی سہولت اور بہتری کے لیے ہر ضلع میں مختلف معاملات کی نگرانی کے لیے کئی محکمے قائم کیے ہوئے ہیں۔ یہ محکمے عوام کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں۔ ہر محکمے کا ایک سربراہ ہوتا ہے جو اپنے محکمے کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

ہمارے ضلع کا صدر مقام ملتان ہے۔ اِس میں ہر ضلعی محکمے کا بڑا دفتر ہے۔ یہاں ضلع کی کچہریاں بھی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر

ملتان کی ضلع کچہری میں اگر جائیں تو ایک دفتر پر پاکستان کا جھنڈا لہراتا نظر آتا ہے۔ یہ ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے۔ ڈپٹی کمشنر ضلع کا انتظام چلاتا ہے اور ہر طرح کا امن و امان قائم رکھتا ہے۔ عام طور پر اُسے ڈی۔سی کہتے ہیں۔

پولیس

ضلع میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے پولیس کا محکمہ، ڈی۔سی کی مدد کرتا ہے۔ پولیس لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے۔ ضلع کی پولیس کے سب سے بڑے آفیسر کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کہتے ہیں۔ عام طور پر اُسے

ایس ۔ پی بھی کہا جاتا ہے ۔

ہر ضلعے میں بہت سے تھانے ہوتے ہیں ۔ ہر تھانے کا ایک حلقہ ہوتا ہے ۔ تھانے کے اہل کار اپنے حلقے کے اندر رہنے والے لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کے ذمّہ دار ہوتے ہیں ۔ جب کبھی کوئی شخص شکایت لے کر تھانے جاتا ہے ، تو اُس کی شکایت کو ایک رجسٹر میں لکھ لیا جاتا ہے ، اِسے رپٹ درج کرنا کہتے ہیں ۔ بعد میں اس پر مناسب اور ضروری کارروائی کی جاتی ہے ۔

عدالت

جب کوئی شخص کسی دُوسرے شخص کو مالی یا جسمانی نقصان پہنچاتا ہے تو اُس کو پولیس والے پکڑ کر میجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ ایسے شخص کو مُلزم کہا جاتا ہے ۔ میجسٹریٹ پولیس والوں کی بات سُنتا ہے ، مُلزم کی بات بھی سُنتا ہے ، اور پھر فیصلہ کرتا ہے کہ آیا اس شخص کو سزا دی جائے یا نہیں ۔ میجسٹریٹ کے دفتر کو عدالت کہتے ہیں ۔

ضلعے کی بڑی عدالت کو سیشن جج کی عدالت کہتے ہیں ۔ اس عدالت میں ڈاکہ ، قتل ، چوری ، مار پیٹ وغیرہ کے مقدّمے پیش کیے جاتے ہیں ۔ اِن مقدّموں کو فوجداری مقدّمے کہتے ہیں ۔

کبھی کبھی زمین یا جائداد کا جھگڑا بھی ہو جاتا ہے ۔ مثلاً

ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ مکان میرا ہے، دُوسرا کہتا ہے کہ میرا ہے۔ اِس قِسم کے مقدموں کو دیوانی مقدمے کہتے ہیں۔ ایسے مقدموں کا فیصلہ سِوِل جج کرتے ہیں۔

عدالتوں میں کچھ لوگ کالا کوٹ پہنے گھُومتے نظر آتے ہیں۔ یہ وکیل ہیں۔ یہ قانُون کی خاص تعلیم حاصل کر چُکے ہیں اور اَب فیصلہ کرنے میں عدالت کی مدد کرتے ہیں۔

محکمۂ تعلیم

ہمارے ضِلعے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکُولوں کے انتظام کے لیے علٰیحدہ علٰیحدہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر یا ڈی۔ ای۔ او مقرر ہیں۔ ڈی۔ ای۔ او ضِلعے کے پرائمری اور ہائی سکُولوں کے مسائل کے حل اور انتظام کا ذِمّے دار ہوتا ہے۔ ڈی۔ ای۔ او کی مدد کے لیے اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مقرر ہیں، جو اپنے حلقے کے سکُولوں کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ لڑکوں کے سکُولوں کے مُعائنے کے لیے مرد اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مقرر ہیں اور لڑکیوں کے سکُولوں کے مُعائنے کے لیے خواتین مقرر ہیں۔

محکمۂ صحت

لوگوں کے علاج کے لیے حکُومت نے محکمۂ صحت قائم کیا ہے۔ یہ محکمہ ہر ضِلعے میں کئی ہسپتال کھولتا ہے۔ ہر ہسپتال میں ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریض کا مُعائنہ

کرتے ہیں اور دوائی دیتے ہیں۔ اگر مریض زیادہ بیمار ہو تو اُسے ہسپتال میں داخل کر لیتے ہیں، اور جب تک وُہ تندرست نہ ہو جائے وہیں زیرِ علاج رہتا ہے۔

محکمۂ صحت بیماریوں کی روک تھام کا اِنتظام بھی کرتا ہے۔ اِس کے لیے صفائی کرواتا ہے، دوائیں چھڑکواتا ہے اور لوگوں کو بیماری سے بچانے کے لیے ٹیکے لگاتا ہے۔ اِن سب کاموں کا انتظام ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کرواتا ہے۔

ضلع کونسل

ضلعے کے دیہاتی علاقوں میں بسنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے ایک ضلع کونسل ہے۔ ضلع کونسل کا دفتر ضلع کے صدر مقام میں ہوتا ہے۔ ہمارے ضلعے کی ضلع کونسل کا دفتر مُلتان شہر میں ہے۔ ضلع کونسل صحت اور صفائی کا اِنتظام کرتی ہے۔ گاؤں کی چھوٹی چھوٹی سڑکیں بھی بنواتی ہے۔

میونسپل کمیٹی

شہروں اور قصبوں میں رہنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے میونسپل یا ٹاؤن کمیٹی ہوتی ہے۔ یہ بھی اپنے علاقے میں صحت اور صفائی کا اِنتظام کرتی ہے۔

مُلتان شہر میں میونسپل کارپوریشن بھی ہے۔

ضلعے کا انتظام اچھّی طرح چلانے کے لیے اسے چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ضلع ملتان کو تین تحصیلوں یا سب ڈویژنوں میں تقسیم کیا گیا ہے: تحصیل ملتان، تحصیل شجاع آباد اور تحصیل لودھراں۔

سوالات

درجِ ذیل سوالات کا جواب "ہاں" یا "نہیں" میں دیں:

1۔ ہمارے ضلعے کا صدر مقام مُلتان ہے۔

2۔ ضلع کا اِنتظام ڈِپٹی کمشنر چلاتا ہے؟

3۔ پولیس لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے؟

4۔ زمین یا جائداد کے مقدموں کا فیصلہ میجسٹریٹ کرتا ہے؟

5۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ہسپتالوں کی نگرانی کرتا ہے؟

6۔ ضلع کونسل صحت و صفائی کا اِنتظام کرتی ہے؟

رفاہی ادارے

حکومت نے لوگوں کو سہولتیں پہنچانے کے لیے کئی ادارے کھول رکھے ہیں۔ آئیے ان میں سے کچھ کا حال پڑھیں :

سکول

عامر تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ اس کے سکول کا نام گورنمنٹ پرائمری سکول ہے۔ وہاں بچے پانچویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔ پانچویں جماعت پاس کر لینے کے بعد بچے ہائی سکول میں داخل ہو جاتے ہیں۔ عامر کے ابا جان کہتے تھے کہ جب عامر پانچویں جماعت پاس کر لے گا تو اسے ہائی سکول میں داخل کرا دیں گے۔ عامر کی خالہ ایک گاؤں میں رہتی ہیں۔ وہاں ہائی سکول نہیں، مڈل سکول ہے۔ مڈل سکول میں بچے آٹھویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔ جب عامر کے خالہ زاد

بھائی احسن نے گورنمنٹ ہائی سکُول ملتان میں داخلہ لے لیا تو وُہ عامر کے گھر رہنے لگا۔ یہ اُس کی خالہ کا گھر ہے۔

احسن کا سکُول بَہُت خُوب صُورت ہے۔ اِس میں بَہُت سے کمرے اور بَہُت سے اُستاد ہیں۔ کھیل کا ایک مَیدان بھی ہے۔ احسن کبھی کبھی عامر کو بھی اپنے ساتھ سکُول لے جاتا ہے، کبھی ڈراما دکھانے کے لیے اور کبھی میچ دکھانے کے لیے۔

ساجد، عامر کا ہم جماعت ہے اور اس کا دوست بھی۔ ساجد کی باجی گورنمنٹ گرلز ہائی سکُول میں پڑھتی ہے۔ اس سکُول میں چھٹی سے دسویں جماعت تک صِرف لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ساجد کی چھوٹی بَہن ثمینہ جب پانچ سال کی ہوگئی تو ساجد اور اُس کے اَبّا اسے قریبی گورنمنٹ گرلز پرائمری سکُول میں داخل کروا آئے۔ وہاں ثمینہ جیسی چھوٹی لڑکیاں پانچویں جماعت تک پڑھتی ہیں۔ ثمینہ شوق سے سکُول جاتی ہے۔ ضِلع میں قریباً ہر محلّے اور ہر قصبے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکُول ہیں۔

کالج

عامر کے بڑے بھائی جان نے پچھلے سال دسویں کا اِمتحان اوّل درجے میں پاس کر لیا تھا۔ اب وُہ گورنمنٹ کالج میں پڑھتے ہیں۔ عامر ایک دِن ان کے ساتھ ان کے کالج

بھی گیا تھا۔ کالج تو ہائی سکُول سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ وہاں لڑکے ایف۔اے اور بی۔اے کی تعلیم پاتے ہیں۔ بعض کالجوں میں ایم۔اے کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کالج کا تمام اِنتظام پرنسپل صاحب کرتے ہیں۔

ہَسپتال

عامر باقاعدگی سے سکُول جاتا ہے لیکن پچھلے مہینے اس کو بخار آنے لگا، اِس لیے وُہ کئی دِن سکُول نہ جا سکا اور اسے چُھٹّی لینا پڑی۔ عامر کے اَبّا علاج کی غرض سے اُسے ہَسپتال لے گئے۔ وہاں بَہُت سے مریض اور ڈاکٹر تھے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے عامر کو بھی ایک آلہ لگا کر اچھی طرح دیکھا اور پرچی پر دوا لِکھ دی۔ ساتھ والے کمرے میں دوائیں تھیں۔ عامر کے اَبّا جان نے پرچی وہاں جا کر دکھائی اور وہاں سے عامر کے لیے کچُھ گولیاں اور پینے کی دوا مِل گئی۔ عامر حیران تھا کہ کِسی نے بھی ان سے دوا کے پَیسے نہیں مانگے۔

عامر کے اَبّا نے بتایا کہ حکُومت کی طرف سے کھولے گئے ہَسپتالوں میں بیماروں کا علاج مُفت ہوتا ہے۔ اِن میں ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں اور ایکسرے لینے و آپریشن کرنے کا اِنتظام بھی ہوتا ہے۔ اَبّا جان نے یہ بھی بتایا کہ ضِلع میں کئی اور بھی ہَسپتال ہیں، جن

میں مختلف بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ کئی ایک ڈسپنسریاں بھی قائم ہیں۔ اِن ڈسپنسریوں میں معمُولی بیماروں کا علاج تو ہو جاتا ہے، لیکن جو لوگ زیادہ بیمار ہو جائیں، اُنھیں شہر کے بڑے ہَسپتال میں لے جانا پڑتا ہے۔

حیوانات کے ہَسپتال

ایک دِن ساجد کی مُرغی بیمار ہو گئی۔ اُس نے نہ تو

انڈا دیا، نہ دانہ کھایا اور سُست سی بیٹھی تھی۔ عامر نے ساجد سے کہا، آؤ، تُمھاری مُرغی کو ہَسپتال لے چلیں اور انھی ڈاکٹر صاحب سے دوا لے آئیں جِنھوں نے مُجھے دوا دی تھی۔ عامر کے ابّا جان نے سُنا تو وُہ ہنّس پڑے۔ پھر بچّوں کو بتایا کِہ جانوروں اور مویشیوں کے علاج کے لیے حکُومت نے الگ ہَسپتال بنائے ہیں، جِنھیں حیوانات کے ہَسپتال کہتے ہیں۔ پھر عامر کے ابّا جان عامر، ساجد اور اُس کی مُرغی کو اپنے ساتھ

حیوانات کے ہسپتال لے گئے ۔ وہاں ڈاکٹر صاحب صرف جانوروں اور مویشیوں کا علاج کر رہے تھے ۔ لوگ اپنی گائیں، بھینسیں، گھوڑے، مُرغیاں وغیرہ لے کر آئے ہُوئے تھے ۔ ڈاکٹر صاحب نے ساجد کی مُرغی کا مُعائنہ کر کے اُسے ٹیکا لگایا اور کچھ دوا اُسے کھلانے کے لیے دے دی ۔ ساجد کی مُرغی دو تین روز ہی میں ٹھیک ہو گئی ۔

کوآپریٹو بینک

عام بینکوں کے بارے میں تو ہم پڑھ چکے ہیں ۔ اِن کے علاوہ چند بینک ایسے بھی ہیں ، جنھیں لوگ مِل جُل کر چلاتے ہیں ۔ ایسے بینکوں کو کوآپریٹو بینک کہتے ہیں ۔

یہ بینک ضرورت مند کسانوں کو بیج خریدنے ، مکان بنانے اور مِل جُل کر ٹریکٹر خریدنے کے لیے آسان شرطوں پر قرضے دیتے ہیں ۔ یہ بینک گھریلو دستکاریاں لگانے والوں کو بھی قرضہ دیتے ہیں ۔

سوالات

خالی جگہ پُر کریں :

1 - پرائمری سکُول میں _____ جماعت تک بچّے

2 پڑھتے ہیں۔

- ہائی سکُول میں _____ تک بچّے پڑھتے ہیں۔

3 - کالج _____ سے بڑا ہوتا ہے۔

4 - ہسپتالوں میں _____ کا علاج مُفت ہوتا ہے۔

5 - جانوروں اور مویشیوں کے علاج کے لیے _____ بنائے گئے ہیں۔

- جن بینکوں کو لوگ مِل جُل کر چلاتے ہیں ایسے بینکوں کو _____ کہتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان انسان کی خاطر بنائے۔ حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا۔ آپؑ کو علم سکھایا اور آپؑ کو اتنی عزّت دی کہ فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ ابلیس نے ایسا نہ کیا اور ہمیشہ کے لیے شیطان کہلایا۔

حضرت آدم علیہ السّلام کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو پیدا کیا۔ وُہ بھی حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ جنّت میں رہنے لگیں۔ کچھ عرصے کے بعد اللہ تعالےٰ نے اُنھیں زمین پر بھیج دیا اور فرمایا کہ تُمھارے لیے وہاں رہنے کی جگہ ہے اور زندگی کا سامان ہے۔ شیطان کا خیال رکھنا وہ تُمھارا دُشمن ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام اور امّاں حوّا زمین پر آئے اور اُنھوں نے اللہ تعالےٰ کے سکھائے ہُوئے علم کے مُطابق زمین کو آباد کیا۔

حضرت آدم علیہ السّلام نے لمبی عُمر پائی اور آپؑ کی بہُت اولاد ہُوئی۔ آپؑ نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے،

اسے ایک ماننے اور نیک کام کرنے کا حُکم دیا۔ آپؑ دُنیا میں اللہ کے پہلے نبیؑ ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کِس کی خاطر بنائے ؟

2 - حضرت آدم علیہ السّلام نے زمین کو کیسے آباد کیا ؟

3 - حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد کو کیا کیا نصیحتیں کیں ؟

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام آج سے کوئی چار ہزار سال پہلے مُلکِ عراق میں پیدا ہُوئے۔ وہاں کے لوگ بُتوں کی پُوجا کرتے تھے۔

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام کا والد آزر بھی بُتوں کی پُوجا کرتا تھا۔ جب اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو نبی بنایا تو سب سے پہلے آپؑ نے اپنے والد کو سمجھایا اور کہا۔ "ابّا جان! آپؑ اِن بُتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ یہ نہ سُنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کو کوئی نفع ہی پُہنچا سکتے ہیں۔" مگر آپؑ کے والد نے آپؑ کی بات نہ مانی۔

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام اپنے مُلک کے بادشاہ نمرُود کے پاس بھی گئے، جو خُدائی کا دعوٰی کرتا تھا۔ نمرُود اپنے آپ کو لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا۔ آپؑ نے کہا کہ تُو خدا نہیں۔ خدا وُہ ہے جو سُورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اگر تُو خدا ہے، تو سُورج مغرب سے نکال دے۔ بادشاہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

آپؑ نے اپنی قوم کو بھی سمجھایا کہ خدا ایک ہے، صِرف اُسی کی عبادت کرو، سُورج، چاند، ستارے خدا نہیں اور یہ

بُت جن کی تُم پُوجا کرتے ہو، کِسی کام کے نہیں۔ قوم نے بھی آپؑ کی بات نہ مانی۔

ایک دِن آپؑ بُت خانے میں گئے اور وہاں پڑے ہُوئے تمام بُتوں کو ٹُکڑے ٹُکڑے کر ڈالا۔ صِرف بڑا بُت رہنے دیا اور ایک کُلہاڑا اس بُت کے سامنے رکھ دیا۔ جب لوگ واپس آئے تو اُنھوں نے حضرت اِبراہیمؑ سے پُوچھا۔ اے اِبراہیمؑ! تُم نے ہمارے بُتوں کو توڑا ہے!" آپؑ نے جواب دیا، "اس بڑے بُت سے پُوچھیں، اگر یہ بولتا ہے۔" اِس طرح حضرت ابراہیمؑ نے کافروں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر بُت اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو تُمھاری مدد کیا کریں گے۔

یہ سُن کر لوگ غُصّے میں آ گئے اور اُنھوں نے حضرت اِبراہیمؑ سے بَدلہ لینے کا فیصلہ کِیا۔ کافروں نے آپؑ کو آگ میں پھینک دیا، مگر اللہ تعالےٰ کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی، اور آپؑ کو کوئی تکلیف نہ پُہنچی۔

حضرت اِبراہیمؑ اللہ تعالیٰ کے حُکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کو مکّہ چھوڑ آئے۔ جب حضرت اسماعیلؑ بڑے ہُوئے تو حضرت اِبراہیمؑ کو خدا کی طرف سے حُکم مِلا کہ وُہ اپنے بیٹے کو اس کی

راہ میں قربان کر دیں۔ آپؑ فوراً اللہ کا حکم ماننے پر تیار ہو گئے اور بیٹے سے کہا کہ مجھے ایسا حکم ملا ہے، تم کیا کہتے ہو۔ بیٹے نے جواب دیا کہ ابّا جان! جو حکم ملا ہے، آپؑ اس پر عمل کریں۔ آپؑ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو لٹا دیا اور چھری چلانا شروع کی۔ اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتے کی معرفت پیغام پہنچایا کہ اے ابراہیمؑ! تم آزمائش میں پورے اترے ہو اور حکم ماننے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس فرشتے کا نام حضرت جبرائیل علیہ السّلام ہے۔ اللہ تعالےٰ کو آپؑ کی قربانی پسند آئی۔ اس نے حضرت اسماعیلؑ کو بچا لیا اور جانور کی قربانی کا حکم دیا۔ مسلمان آپؑ کی اس سنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر اپنی حیثیت کے مطابق قربانی کرتے ہیں۔

آپؑ اللہ کے خلیل کہلاتے ہیں۔ خلیل پیارے دوست کو کہتے ہیں۔ جب آپؑ نے اللہ کی ہر بات مانی اور توحید کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپؑ کو بڑی عزّت دی اور آپؑ کو اپنا دوست بنا لیا۔ آپؑ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ وہ اپنے فضل سے انھیں اور اُن کی اولاد کو اسلام پر قائم رکھّے اور ان میں سے

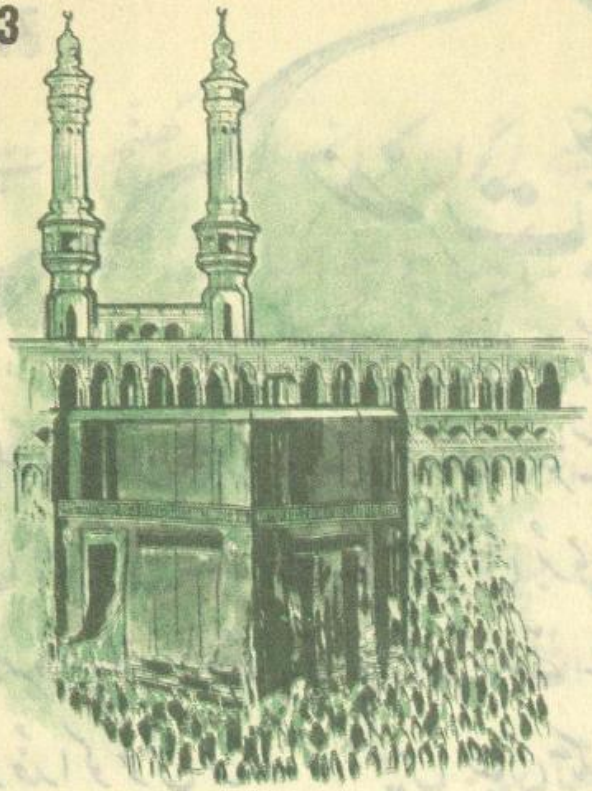

ایک بہُت بلند مقام والا نبی پَیدا کرے۔ خدا نے آپؑ کی یہ دُعا قبُول فرمائی اور اِسی کے نتیجے میں ہمارے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم آپؑ کی نَسل میں پَیدا ہُوئے۔

حضرت ابراہیمؑ ہی نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مِل کر مکّہ میں اللہ کا گھر بنایا، جِسے کعبہ کہتے ہیں۔ دُنیا کے تمام مُسلمان اِسی کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وہیں حج کرنے جاتے ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - حضرت ابراہیمؑ کِس مُلک میں پَیدا ہُوئے ؟

2 - حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کو کیا سمجھایا ؟

3 - حضرت ابراہیمؑ نے نمرود سے کیا کہا ؟

4 - حضرت ابراہیمؑ نے بُت خانے میں جا کر کیا کِیا ؟

5 - ہم ہر سال عید الاضحیٰ کیوں مناتے ہیں ؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰؑ فلسطین میں پیدا ہوئے۔ آپؑ کی والدہ حضرت مریمؑ بڑی نیک خاتون تھیں۔ آپؑ کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ بنی اسرائیل نے مذہب میں کئی بُری باتیں شامل کر رکھی تھیں۔ وُہ دُوسروں کا مال کھاتے اور ظُلم کرتے تھے۔ دُنیا کے نفع کی خاطر ہر کام کرتے مگر خُدا کو خُوش کرنے کا اُنھیں خیال تک نہ تھا۔ آپؑ نے اُنھیں اللہ کا حُکم سُنایا۔ شروع میں چند لوگ ایمان لائے اور اکثر نے مخالفت کی۔

حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ کہا کرتے کہ خُدا کو ایک مانو اور سچّے دل سے اس کی عبادت کرو، کِسی پر ظُلم نہ کرو۔ اگر کوئی زیادتی کرے تو اسے معاف کر دو۔ ہر ایک سے محبّت کرو اور کِسی کو دُکھ نہ پُہنچاؤ۔

حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حُکم سے بیماروں کو تندرست کر دیتے، اندھوں کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے۔ جِدھر جاتے، غریب اور بیمار آپؑ کے گرد جمع ہو جاتے۔ آپؑ سب سے پیار کرتے اور کِسی سے نفرت نہ کرتے، بلکہ اُن کے دُکھ دُور کرتے۔ اِس وجہ سے لوگ آپؑ کی بہُت عزّت کرتے تھے۔

دُشمنوں نے علاقے کے حاکم کے پاس شکایت کی کہ یہ شخص نیا مذہب

پھیلا رہا ہے۔ اپنے جادُو کے اثر سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے۔ ایک دِن ایسا آئے گا کہ یہ حکُومت پر قبضہ کر لے گا۔

حاکم نے یہُودیوں کی بات سُنی اور سچّا سمجھ کر وُہ حضرت عِیسیٰؑ کا دُشمن ہو گیا۔ آپؑ کو پکڑنے کے لیے سپاہی بھیجے گئے تاکہ آپؑ کو (نعوذ باللہ) قتل کرا دیا جائے، مگر اللہ نے حاکم کی یہ خواہش پُوری نہ ہونے دی اور آپؑ کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔

سوالات

خالی جگہ پُر کریں :

1 - حضرت عیسیٰؑ _____ میں پیدا ہُوئے۔

2 - آپؑ کی والدہ کا نام _____ تھا۔

3 - حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے _____ کو تندرُست کر دیتے _____ کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے اور _____ کو زندہ کر دیتے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمّد صلّی اللہُ علیہِ وآلہِ وسلّمُ قریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکّہ معظّمہ میں پیدا ہُوئے۔ آپؐ نہایت اچھّی عادتوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ سچّ بولتے، کِسی کے ساتھ دھوکا نہ کرتے۔ آپؐ کی نیکی اور سچّائی کی وجہ سے مکّے کے لوگ آپؐ کو صادق اور امین کہہ کر پُکارتے۔

حضرت محمّد صلّی اللہُ علیہِ وآلہِ وسلّمُ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے مکّے سے باہر غارِ حرا میں چلے جاتے۔ جب آپؐ کی عُمر چالیس سال ہُوئی تو اِسی غار میں اللہ کا فرشتہ آیا جِس نے آپؐ کو قرآن پاک کی کچھ آیتیں پڑھائیں اور بتلایا کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے حُکم کے مُطابق آپؐ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ صِرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ بُتوں کی پُوجا چھوڑ دو۔ نیک کام کرو اور ایک دُوسرے پر ظُلم نہ کرو۔ ابتدا میں مکّے کے چند لوگ ایمان لائے اور آپؐ کے ساتھی بن گئے۔ اکثر لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ کافروں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو بہُت تنگ کِیا اور ان پر بڑے ظُلم کیے مگر آپؐ نے کِسی

قیمت پر اپنے کام کو نہ چھوڑا۔ اِس پر کافروں نے آخر فیصلہ کِیا کہ آپؐ کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے فرشتہ بھیج کر آپؐ کو اِس بات کی خبر دے دی اور حُکم دیا کہ مکّے سے مدینہ ہجرت کر جائیں۔

مدینے کے کچھ لوگ ایمان لا چُکے تھے۔ جب اُنھوں نے حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے آنے کی خبر سُنی تو وُہ بَہُت خُوش ہُوئے۔ آپؐ نے مدینہ منوّرہ پُہنچ کر اللہ کی عبادت کرنے کے لیے زمین خرید کر مسجد بنائی، جِسے مسجدِ نبویؐ کہتے ہیں۔

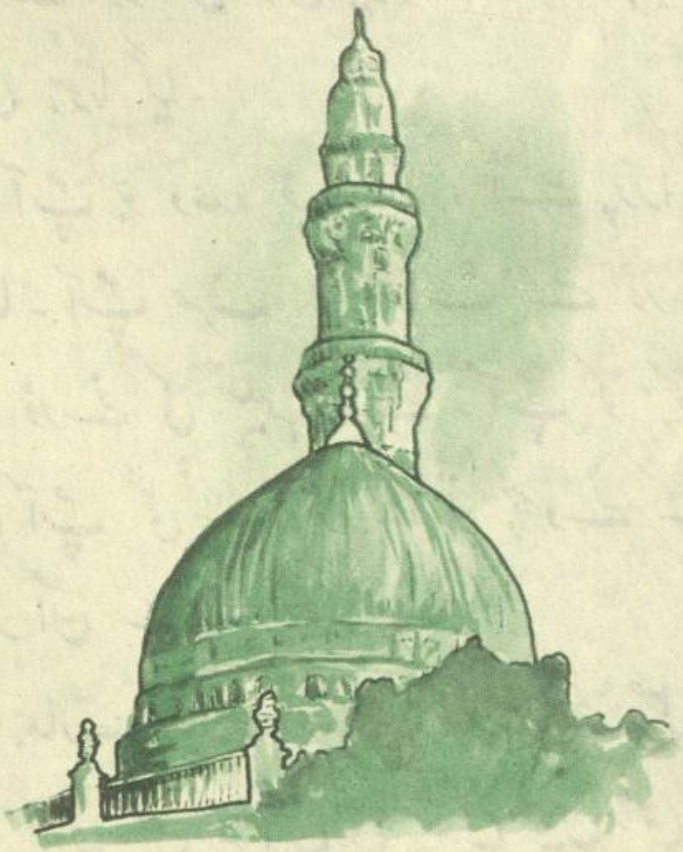

مسجد بنانے میں حضورؐ نے خود بھی حِصّہ لیا۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ تعالےٰ کا پیغام سُنایا اور مدینے کے اور لوگ بھی آپؐ پر ایمان لانے لگے۔ مکّے

کے کافروں نے مدینے میں بھی حضرت محمّد صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو آرام سے نہ بیٹھنے دیا اور مُسلمانوں پر بار بار حملے کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو فتح دی اور کافر ذلیل ہُوئے۔ ہجرت سے آٹھ سال کے بعد مکّہ فتح ہو گیا اور خانہ کعبہ جو بُتوں سے بھرا پڑا تھا، صاف کر دیا گیا۔

فتح مکّہ کے دن آپؐ نے اللہ تعالےٰ کا شُکر ادا کیا اور اپنے دُشمنوں کو مُعاف کر دیا۔ اب دُوسرے علاقوں کے لوگ بھی ایمان لانے لگے اور اِس طرح پُورے مُلکِ عرب میں آپؐ کا پیغام روز بروز مقبُول ہوتا گیا۔

آپؐ جو وعدہ فرماتے، اُسے پُورا کرتے۔ آپؐ کو کِسی کا ڈر نہ تھا۔ آپؐ صِرف اللہ تعالےٰ سے ڈرتے اور مُسلمانوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کی تعلیم دیتے۔ آپؐ کو بچّوں سے بڑی محبّت تھی۔ جب آپؐ گلی سے گزرتے تو چھوٹے بچّے آپؐ کا دامن پکڑ لیتے۔ حضُورؐ اُن سے پیار کرتے۔

ہمارے پیارے رسُول حضرت محمّد صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ہر بات ایسی تھی کہ اُس کی مثال نہیں مِلتی۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری رسُول ہیں۔ آپؐ کو تمام دُنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔

یہ شان کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔

آپؐ نے ترسیٹھ سال کی عُمر پائی۔ آپؐ کا روضۂ مُبارک مدینہ منوّرہ میں ہے۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کو لوگ صادق اور امین کیوں کہتے تھے ؟

2 - جب حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اللہ کے نبی بنے تو اُس وقت آپؐ کی عُمر کیا تھی ؟

3 - آپؐ نے نبی بننے کے بعد لوگوں کو کیا ہدایت کی ؟

4 - مدینہ منوّرہ پہنچ کر آپؐ نے کون سی مسجد بنائی ؟

5 - ہجرت کے کتنے سال بعد مکّہ فتح ہُوا ؟

6 - حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ بچّوں سے کیسا سلوک کیا کرتے تھے ؟

ہمارے ضلعے کی اہم شخصیّت

شیخ بہاءُ الدّین زکریاؒ

شیخ بہاءُ الدّین زکریاؒ ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اُن کا مزار قلعۂ مُلتان کے اندر واقع ہے۔ مزار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ لوگ قرآن پاک پڑھتے ہیں اور خُدا سے دُعائیں مانگتے ہیں۔

آپ مُلتان میں پیدا ہُوئے۔ جب جوان ہُوئے تو علم حاصل کرنے کی غرض سے بُخارا اور بغداد گئے۔ علم میں کمال حاصل کرنے کے بعد خُدا کی یاد میں مصروف ہو گئے۔ اور بزرگی میں بھی کمال حاصل کیا۔ پھر آپ مُلتان واپس آ گئے اور مُلتان میں رہنے لگے۔

اب آپ نے اِسلام کی اشاعت کا کام شروع کیا۔ ہندوؤں پر آپ کے اخلاق کا ایسا اثر ہُوا کہ ہندو ہزاروں کی تعداد میں اسلام قبول کرنے لگے۔ آپ مُسلمان بادشاہوں کو اسلامی تعلیمات کے مُطابق زندگی گزارنے کی نصیحت کرتے رہے۔

سوالات

1۔ ہمارے ضلعے کی اہم شخصیّت کون سی ہے ؟

2۔ آپ کے اخلاق کا ہندوؤں پر کیا اثر ہُوا ؟

کتاب بہترین ساتھی ہے
اس سے پیار کیجئے
اسے ضائع ہونے سے بچائیے

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ایک قومی ادارہ ہے جو پنجاب کے طلبہ کے لیے معیاری اور سستی نصابی کُتب بروقت مہیا کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ مگر کچھ جعل ساز ناجائز منافع کے لیے بورڈ کی شائع کردہ کُتب کے جعلی ایڈیشن گھٹیا کاغذ پر ناقص طباعت کے ساتھ مارکیٹ میں فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بورڈ کو مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ اس کی بدنامی کا سبب بھی بنتے ہیں۔ طلبہ اور والدین سے توقع کی جاتی ہے کہ ایسی کُتب کی اطلاع بورڈ کو دیں تاکہ ضروری سدِباب کیا جاسکے۔ بورڈ کی نصابی کتابوں کی نشاندہی بورڈ کے اس نشانِ خصوصی سے ہوتی ہے جو ہر کتاب کے سرورق پر چھپا ہوتا ہے۔

بورڈ کی کتابوں کے علاوہ طلبہ اضافی کُتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں۔
جماعت سوم کے لیے صرف درجِ ذیل کُتب ہی جائز ہیں۔

1 — اُردُو کی تیسری کتاب
2 — قُرآنی قاعدہ
3 — سائنس [illegible]
4 — ریاضی
5 — معاشرتی عُلوم (مُتعلّقہ ضِلع)

عبدالوحید
چیئرمین
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای- 2 -گلبرگ-3 - لاہور

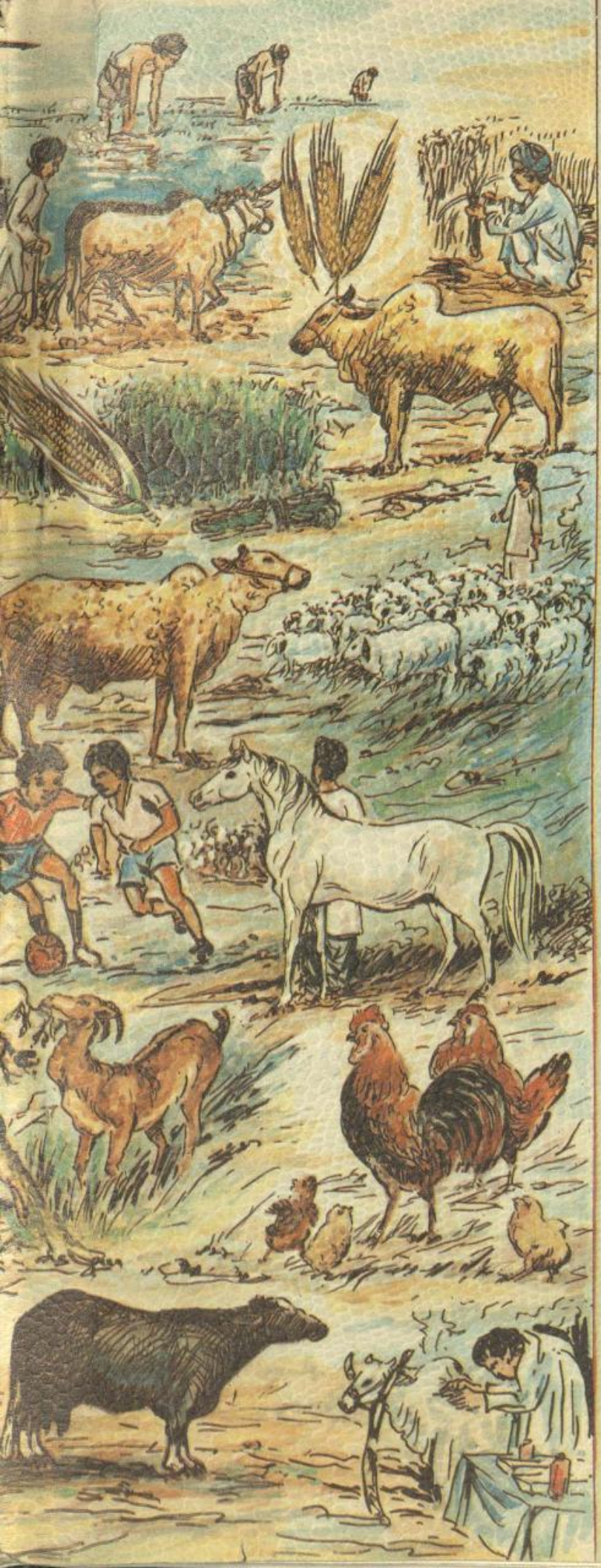

جُملہ حقُوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور، محفُوظ ہیں

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور
بطور سول ٹیکسٹ بک برائے مدارس ضلع ملتان
قومی کمیٹی برائے جائزہ کُتب کی تصحیح کردہ

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد　　کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان　　اَرضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نظام　　قُوّتِ اخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ اِستقبال!
سایۂ خدائے ذُوالجلال

سیریل نمبر 22950

ایڈیشن (تجرباتی)	طباعت	تاریخِ اشاعت	تعداد	قیمت
اوّل	اوّل	مارچ 1987ء	25,000	6.70